New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
یہ کیسی مسیحائی تھی
از جیا بلوچ
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

یہ کیسی مسیحائی تھی

از جیا بلوچ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

اس کی حالت دیکھ کر وہ گھبرا گئی تھی منہ سے خون جاری تھا اور آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھیں اس نے منال کا سر اٹھا کر گود میں رکھا۔

منال میری جان میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں گی مجھ پہ بھروسہ رکھو تم بس اپنی آنکھیں کھلی رکھو میں ابھی ایمبولینس بلاتی ہوں۔

اتنا کہ کر وہ بھاگی ہوئی دوسرے کمرے میں آئی جلدی جلدی موبائل کی تلاش میں ہاتھ مارنے شروع کیے اس نے کانپتے ہاتھوں سے اپنے ہاسپٹل کا نمبر ملایا۔

ہیلو ایمبولینس۔۔۔۔۔۔اس کی کانپتی آواز اسپیکر سے ابھری تھی وہ آگے کچھ کہتی مگر اسے پولیس سائرن کی آوازیں بہت قریب سے سنائی دینے لگیں جیسے پولیس نے اسکے گھر کو گھیر لیا ہو۔

منال۔۔۔پولیس نہیں میں ٹائم ویسٹ نہیں کر سکتی مجھے اسے بچانا ہے۔وہ بڑبڑاتے ہوئے اس کمرے کی طرف بھاگی مگر پولیس گھر میں داخل ہو چکی تھی اور پورے گھر میں پھیل چکی تھی۔

منااااااال! وہ اس کا ساکت وجود دیکھ کر دوڑی مگر پیچھے سے کسی نے اسکا بازو دبوچ لیا

تھا۔وہ تڑپ کر مڑی اور اسکے لب پھڑ پھڑائے:

تتت تم

***

منال! جاگ جاؤ بچے۔وہ اسکے بیڈ پر بیٹھی اور اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔

اس سے کیا ہو گیا آپی؟وہ دوسری طرف کروٹ لے کر بڑبڑائی جو کہ اس نے سن لی تھی۔

اس سے یہ ہو گا کہ تم کالج جاؤ گی۔فرح اٹھی اور کھڑکی کے پردے ہٹا دیے اور باہر کا منظر دیکھنے لگی۔

کالج جانے سے کیا ہوتا ہے آپی۔وہ اکتانے والے انداز میں بولی۔

کالج جانے سے پڑھائی ہوتی ہے۔وہ مسکرا کر بولی کیونکہ وہ اس معمول کی عادی تھی اسے پتا تھا کہ منال نے ابھی آٹھ جانا ہے اسلئے سکون سے جوابات دے رہی تھی۔

لو جی پڑھائی کرنے سے میں نے نیوٹن تھوڑی بن جانا ہے۔منال نے ہنستے ہوئے کہا۔

تو اور کیسے بن سکتی ہو نیوٹن۔وہ دلچسپی سے اسکو دیکھتے ہوئے بولی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چانس ہی نہیں ہے اب تو۔وہ بڑے دکھی انداز میں بولی۔

کیوں؟؟؟فرح نے حیرت سے اسے دیکھا۔

کیونکہ آپی۔۔۔۔۔۔وہ بڑے جوش سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور بولی۔۔۔۔۔

نیوٹن بیچارہ تو مر گیا ناں کب کا۔

تو۔۔۔۔فرح نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

تو یہ کہ وہ ہوتا تو میں اسکی شاگردی اختیار کر لیتی پھر بیچارہ میری منتیں کرتا منال دیوی کرپا کریں ھم پر اور پڑھ لیں تاکہ ھمارا نام مزید روشن ہو پھر دنیا دیکھتی کہ جسکے باعث شاگرد عاجز ھیں اسے میں نے کتنا عاجز کیا ہوا ہے۔وہ بڑے فخریہ انداز میں بولی اور داد کے لیئے آپی کی طرف دیکھا جو اسے بڑی سخت نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

اس نے نظریں کلاک پر جمائیں تو نو بجنے میں صرف 15 منٹ تھے۔

ہائے میں لیٹ ہو گئی آپی۔اتنا کہ کر وہ باتھ روم میں گھس گئی۔

وہ سر ہلا کر رہ گئی۔

گڈ مارننگ ! سر آپ نے بلایا تھا۔اس آواز پر اس شخص جسے سر کہا گیا تھا نے مڑ کر دیکھا

۔

گڈ مارننگ ! ینگ مین کیسے ہو؟

الحمدللہ سر۔اس نے احترام میں نظریں جھکا رکھی تھیں۔

کیا تم اپنے فرائض کے لیئے ایک بار پھر سے تیار ہو۔انہوں نے قریب آکر اسکو جانچتی ہوئ نظروں سے دیکھا۔

جی سر

I am always ready

اس بات پر باس نے اسکا کندھا تھپکا اور ایک فائل سامنے رکھی۔

جلد از جلد اس کیس پر کام شروع کر دو ھم مزید کوئ رسک نہیں اٹھا سکتے۔

***

یار یہ سارہ ابھی تک آئ کیوں نہیں ہے۔منال نے پارکنگ میں ادھر ادھر نظریں دوڑائیں اور پھر سامنے کھڑی بلڈنگ پر نظریں جمالیں۔وہ اور سارہ دونوں بی ایس کی

سٹوڈنٹس تھیں۔ سارہ کی بہن اس آفس میں کام کرتی تھی وہ اس وقت اس بلڈنگ کے سامنے کھڑی تھی۔ جبکہ سارہ کو بہن سے کوئی کام تھا تو دونوں یونی سے فری ہو کر ادھر آ گئیں اب سارہ اسے پارکنگ میں ہی یہ کہ کر گی کہ دس منٹ تک وہ نہ آئی تو منال فورتھ فلور پر پہنچ جائے۔ منال نے گھڑی پر ٹائم دیکھا اور جلدی جلدی چلتے ہوئے لفٹ تک پہنچ گئی پہلے بھی وہ یہاں آ چکی تھی سو نروس ہونے کی تو بات ہی نہیں تھی جبکہ وہ تو نروس کر دینے والوں میں سے تھی۔ لفٹ خالی تھی وہ اس میں گھس گئی۔

اس سے پہلے کہ لفٹ کا دروازہ بند ہوتا ایک سیاہ بوٹ درمیان میں آیا جس نے دروازے کو بند ہونے سے روکا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک پرکشش نوجوان اس میں داخل ہوا۔

ہائے! اس نے بوریت سے بچنے کے لیے لڑکے کو مخاطب کیا۔

ہائے! اس نے بھی جواب دیا اور فورتھ فلور کو جانے والے بٹن کو پریس کیا۔

آپ کام کرتے ہیں اس آفس میں۔ منال نے کی چین گھماتے ہوئے پوچھا۔

نہیں جوتے پالش کرتا ہوں۔ وہ بظاہر سیریس تھا۔

ہاں آپ کو دیکھ کے لگ بھی رہا تھا اس لیے پوچھا۔منال نے مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی اور لفٹ کے اوپن ہوتے ہی نکل گئ۔جبکہ جوتے پالش کرنے والے نے ایک نظر اپنے بلیک تھری پیس پر ڈالی اور سر ہلا کر رہ گیا۔

سارہ اتنی دیر کیوں کر دی کہ مجھے آنا پڑ ا گیا۔وہ اسے لفٹ والے راستے پر آتی دکھائی دے گئ۔

بس آپی نے دیر کر دی چلو اب جلدی گھر چلیں ورنہ تمہاری ڈاکٹر نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑنا۔سارہ نے کہا۔

پاگل! منال نے ایک دھپ اسکے کندھے پر رسید کی۔اب دونوں کو گھر جانے کی جلدی تھی۔

***

آپی آپ آج پر ہاسپٹل سے جلدی آ گئیں۔وہ لاؤنج میں ہی اپنا بیگ رکھ کر اسکے پاس آ بیٹھی جو نجانے کتنی دیر سے صوفے پر آنکھیں موندے پڑی تھی۔اس آواز پر اس نے صرف آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا اور پھر موندے لیں۔

آپی بتائیں ناں آپ آخر کیا ہوا ہے کیا پھر سے جنید بھائی نے کچھ کہا ہے۔ وہ اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔

منال جان وہ کب کہاں کچھ کہتا ہے وہ تو کچھ کہتا ہی نہیں ہے اس نے تو جاتے ہوئے بھی نہیں کہا تھا کہ وہ جارہا ہے۔ فرح نے کرب سے دوبارہ آنکھیں موندلیں۔

آپی آپ پلیز ریلیکس کریں وہ آجائیں گے میں انھیں فون کروں گی وہ میری بات نہیں ٹالتے۔ اس نے آنکھیں چراتے ہوئے ہر بار کا دیا ہوا دلاسہ دیا۔

فرح وہاں سے اٹھی اور لڑکھڑاتے ہوئے اپنے کمرے کے دروازے پر پہنچی اور پھر مڑ کر اسے دیکھا :

منال میری جان اسے ھم سے نہیں پیسے سے پیار تھا جو اسے میرے ذریعے مل گیا اب تم اسے کال نہیں کروگی تم جانتی ہو وہ وہاں پر کسی لڑکی سے شادی کر چکا ہے۔

آ۔۔۔پی ! وہ اسکی بات پر یقین نہیں کر پا رہی تھی۔

مگر وہ آپ سے اتنی محبت کرتے تھے۔

میں بھی یہی سمجھتی رہی خیر اب تم جاؤ اور ریلیکس کرو میں ٹھیک ہوں بس آرام کروں

گی کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔اتنا کہہ کر وہ اپنے کمرے میں گھس گئی۔

منال نے اپنے کمرے کا رخ کیا۔

***

یار جنید بھائی نے اچھا نہیں کیا ویسے۔سارہ اور وہ گراؤنڈ میں بیٹھ کے باتیں کر رہی تھیں۔

ہاں مجھے ابھی تک یقین نہیں ہو رہا دونوں کی لو میرج تھی۔اگر محبت کرنے کے بعد لوگ ایسے بدل جاتے ہیں تو خدا کرے مجھے کبھی محبت نہ ہو۔منال کی آواز میں دکھ بول رہا تھا۔

منال ایسے مت کہو سب ایک جیسے نہیں ہوتے۔اور پھر تمھیں پتا ہے محبت کی پہچان مقدر سے نہیں معیار سے ہوتی ہے محبت تھوڑی ہی ملے مگر سچی ملے تو زندگی سنور جاتی ہے۔سارہ اک جذب سے بولی۔

اور اگر نہ ملے تو۔۔۔۔۔منال نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

اس پر پھر کبھی بات کریں گے ابھی تو گھر چلیں تمھارا ڈرائیور آچکا ہو گا۔وہ اٹھتے ہوئے

بولی۔

ایک منٹ ڈرائیور میرا ہے فکر تمھیں کیوں ہو رہی۔ منال نے اسے شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔

تم کبھی نہیں سدھرو گی۔ وہ اسے گلے ملتے ہوئے بولی۔

ہاہاہاہا۔ دونوں اپنی اپنی گاڑیوں کی طرف چل دیں۔

***

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹن ٹن ٹن۔۔۔۔۔

افففف کون پاگل ہے۔ وہ ابھی فارغ ہو کر آئی تھی اور آفس ٹیبل پر پڑا فون اسے دیکھ کر ایسے چنگھاڑنے لگا جیسے اسکا ہی انتظار کر رہا تھا۔

ہیلو! وہ آواز سن کر چونکی۔

تم۔۔۔ تمھیں کہا تھا ناں کہ صرف میرے ذاتی نمبر پر رابطہ کرنا پھر یہاں کیوں ۔۔۔۔۔ وہ اتنا کہہ کر مڑی ہی تھی کہ یکایک بولی :

ڈاکٹر فرح !

***

نیلی !ایک گلاس جوس پلیز۔ منال اپنے چہرے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے چلائی۔

ابھی آئی میڈم۔ نیلی نے کچن سے جھانکا اور جوس جو وہ دوپہر میں فرح کے حکم پر بناتی تھی میں برف ڈالی اور جوس لے آئی۔

یہ لیں میڈم۔ ٹرے اس کے سامنے رکھی۔

سنو آپی آئی ہیں یا نہیں۔ وہ ٹھنڈا ٹھار جوس منہ سے لگانے سے پہلے بولی۔

نہیں ابھی تک تو نہیں۔ وہ جواب دے کر چلی گئی۔

آپی کو مجھے اس سچویشن سے نکالنا ہو گا بہت ہی گہرے صدمے میں ہیں وہ چاہے مجھ پر ظاہر کریں یا نہ۔

آئی لو یو سو مچ آپی۔ وہ مسکرا دی۔

***

کیا ہوا تمہارا رنگ اتنا سفید کیوں پڑ گیا ہے۔ ڈاکٹر فرح نے حیرت سے پوچھا۔

کچھ نہیں بس تمہیں ایسے اچانک دیکھا تو ڈر گئ۔وہ فون رکھتے ہوئے بولی۔

اچھا میں گھر جا رہی ہوں تم دیکھ لینا سب۔اس نے تلقین کی اور اپنا پرس کندھے پر رکھا

۔

اوکے۔اس نے فرح کے غائب ہوتے ہی اپنا موبائل نکالا اور جلدی جلدی ایک نمبر ملانے لگی۔

***

وہ دونوں آج شاپنگ کرنے مال آئی تھیں۔منال اسے شاپنگ کے بہانے لائی تھی اور اب شاپنگ کر کے وہ دونوں باہر نکلیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپی! منال کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا تھا۔

ہاں بولو میری جان۔اس کے چہرے پر محبت کی چمک تھی۔

ھم آج واک کرتے ہوئے گھر جائیں گے اور یہ سامان گاڑی میں ڈال دیں ڈرائیور لے جائے گا۔وہ اسکے ہاتھ سے بیگز لیتے ہوئے بولی۔

مگر تم تھک جاؤ گی۔وہ اسکی زلفیں کان کے پیچھے اڑستے ہوئے بولی جو ہوا کے زور پر اڑ

رہی تھیں۔

نہیں تھکوں گی پیاری آپی اور آج ھم خوب مستی کریں گے۔

اس نے ڈرائیور کو چلتا کیا اور فرح کا ہاتھ تھام کر فٹ پاتھ پر چلنے لگی۔ وہ اسے اپنی یونی کے قصے سناسنا کر ہنسارہی تھی کہ اسکی نظر سامنے آئسکریم بیچنے والے پر پڑی تو لاشعور میں لفٹ والا واقعہ تازہ ہو گیا۔

آپی یہاں بیٹھیں میں آئسکریم لاتی ہوں۔ اتنا کہ کر وہ اس کی طرف قدم اٹھانے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سنو !

اس نے نظر اٹھا کر دیکھا تو اسے سامنے پایا۔

سلامتی ہو آپ پر۔ جی کہیے میں آپکی کیا مدد کر سکتا ہوں۔

تو تم نے پارٹ ٹائم جاب بھی سٹارٹ کر لی ہے۔ وہ مسکرا کر بولی۔

جی۔ وہ سمجھی سے بولا۔

ویسے تمہاری ایک بات اچھی ہے اور یہی بات تمہیں سب سے منفرد بناتی ہے۔ وہ اسکے سراپے پر نظر دوڑاتے ہوئے بولی۔

وہ کیا ہے۔اس نے دلچسپی سے پوچھا۔

تم اتنے معمولی کام کرتے ہو مگر لباس اچھا پہنتے ہو ایک دم صاف ستھرا اور جدید بھی۔

اس نے مسکرا کر کہا۔

کونسے معمولی کام محترمہ۔اس نے دور کہیں نظریں دوڑائیں۔

پہلے اس بلڈنگ میں جوتے پالش کرنا اور اب آئسکریم بیچنا۔کافی انٹرسٹنگ ہے۔

واقعی۔اس کا دل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے۔

اوکے آپی ویٹ کر رہی ہیں مجھے دو چاکلیٹ آئسکریم ملیں گی۔وہ اسکے چہرے پر فوکس کرتے ہوئے بولی۔

یہ لیں میڈم۔ایک لڑکا اس کے پیچھے سے نمودار ہوا اور آئسکریم نکال کر اسے پکڑائیں

۔

تم کون ہو؟وہ اس افتاد پر بدمزہ ہوئی۔

میں آئسکریم والا۔اس نے دانت نکالے۔

تو یہ کون ہے؟وہ حیرت سے بولی۔

کم از کم آئسکریم والا تو نہیں۔وہ اسکے قریب آیا تھا اور پھر اسکے کان کے قریب آکر اپنا جملہ کہا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس سے دور ہوتا گیا۔

منااااال! وہ آپی کے پکارنے پر ہوش میں آئی اور ہاتھ میں پکڑے آئسکریم پر نظر ڈالی۔ پیسے اسکے سامنے رکھے اور آپی کی طرف دوڑ لگائی۔

***

دیکھنے میں یہ غالباً کسی ہاسپٹل کا سٹور لگ رہا تھا جہاں دوائیاں رکھی جا رہی تھیں۔ایک لڑکا ہاتھ میں دوائی کا ڈبہ اٹھائے کھڑا تھا۔

کیا ہوا تم راستہ کیوں روکے کھڑے ہو؟اس نے کھردرے انداز میں پوچھا۔

یہ دوائی وہ نہیں ہے۔وہ پریشانی سے کہہ رہا تھا۔

تم سے کس نے کہا کہ دوا مختلف ہے۔وہ اس سے ابرو اچکا کر پوچھ رہی تھی۔

یہ دیکھو یہ دونوں بلکل ایک جیسی ہیں۔اس نے ایک اور ڈبہ اٹھایا اور اسے دکھایا۔

ہاں مگر اجزائے ترکیبی میں فرق آرہا ہے۔لڑکے نے گویا انکشاف کیا تھا۔

ہاں کیونکہ دوائیاں بنانے والوں کو جو اجزاء پہلے استعمال کیے جانے والے سے بہتر لگے

گا وہ اسی کا ہی استعمال کریں گے ناں۔اس کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

مگر یہ اجزاء صحت کے لیئے نقصان دہ لگ رہا ہے میرا علم تو یہی کہتا ہے۔

لو جی اتنے ہی علم والے ہوتے تو دوائیاں کیوں بیچ رہے ہوتے۔اسے لگا وہ درست ہی کہہ کر گئی ہے۔

***

وہ آج فرح کے اٹھانے سے پہلے ہی اٹھ گئی تھی اور اب باتھ لینے کے بعد مکمل تیار ہو کر آئینے میں اپنا جائزہ لے کر آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔اسی پل اسے کل رات کا واقعہ یاد آیا۔

کم از کم آئسکریم والا تو نہیں۔یہ سرگوشی لاشعور میں گونجی اور اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔

آج یہ مجھے مل جائے میں اسکا۔۔۔۔۔۔مگر وہ مجھے ملے کیوں؟؟؟؟اس نے اپنے سر پر چپت لگائی اور بیگ اٹھا کر نیچے آئی۔

گڈ مارننگ! وہ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے بولی۔

مارننگ! مگر آج اتنی جلدی کیسے جاگ گئیں۔وہ جو اسے اٹھانے آنے والی تھی حیران رہ گئی۔

کیا آپی سوچا کہ اب آپ کو ایک آدھ سرپرائز ہی دے دوں۔وہ اسکی پیشانی چومتے ہوئے بولی۔

سرپرائز واؤ منال جان آپکے سرپرائز بھی آپکی طرح کمال ہوتے ہیں۔

دونوں ناشتہ کرنے لگیں۔

آپکا ہاسپٹل کیسا جارہا ہے گائینی فرح۔وہ ناشتے سے فارغ ہو کر بولی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھیں اس سے کیا اپنی پڑھائی پر دھیان دو۔فرح نے کہا۔

ویسے 5 سالوں میں آپ نے کافی ترقی کی ہے۔اتنی جلدی اتنا سب نہیں ہو پاتا۔میں بھی اپنی فیلڈ میں ایسے ہی ترقی کروں گی بلکل آپ کی طرح۔وہ اسے پیار کرنے کے بعد باہر نکل گئی۔

میری طرح۔۔۔۔۔۔وہ اسکے اس جملے پر آخری نوالہ نگلنا ہی بھول گئی۔۔۔۔۔میں تو جیسے نیوٹن ہوں پاگل۔

وہ بھی ہاسپٹل جانے کے لیے اٹھی۔

***

یہ گاڑی کو بھی آج ہی سروس کے لیئے جانا تھا کیا اور وہ بھی اس ٹائم۔وہ یونی سے باہر نکل کر کسی ٹیکسی کو تلاش کر رہی تھی سارہ بھی نہیں آئی تھی ورنہ وہی ڈراپ کر دیتی۔

آہ! گرمی میں وہ بھی پیدل چلنا پڑے گا۔اس نے چلنا شروع کر دیا ادھر ادھر ٹیکسی کے لیئے بھی دیکھ لیتی۔وہ فٹ پاتھ پر مرے مرے قدموں سے چل رہی تھی جب اسے وہی لڑکا نظر آیا وہ اس سے تین قدموں کے فاصلے پہ ہی تھا۔

اسے دیکھ کر منال کو اپنے صبح والے الفاظ یاد آئے :

"آج یہ مجھے مل جائے"

اس نے شکوہ کناں نگاہیں آسمان کی طرف اٹھائیں۔

جی جی میں آپکو ڈراپ کر دیتا ہوں میرا تو کام ہی یہی ہے۔

اس جملے پر منال نے فوراً اپنی نظروں کا زاویہ بدلا۔وہ فون جیب میں رکھ رہا تھا۔

ہائے اللہ آپ میری مدد کر رہے تھے۔اتنا کہ کر اس نے لڑکے کی طرف دوڑ لگائی جو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گاڑی کادروازہ کھول رہاتھاکودھکالگااس سے پہلے کہ وہ سنبھلتاوہ اندربیٹھ چکی تھی۔

ہیلومیڈم!۔۔۔۔۔

مجھے پتاہے تم پوچھوگے مجھے کہاں جاناہے ویسے تم نے ہم اینڈڈراپ سہولت بھی دینی شروع کردی ہے کم ازکم یہ چیزمیرے حق میں اچھی ثابت ہوگئ ہے۔تم کھڑے کیوں ہوجلدی کروآج بڑی دیرہوگئ مجھے پہلے ہی ڈرائیورنہیں آیااب تم جلدی سے ڈراپ کردو۔وہ مسکرائ۔

مگرمیں کوئ کیپ یاٹیکسی ڈرائیورنہیں اورنہ ہی کوئی پک اینڈڈراپ سہولت دی ہے۔ آپ زبردستی گھس آئیں۔وہ ہاتھ باندھے کھڑاتھا۔

کیاااامگرابھی تم فون پہ کہ رہے تھے۔اس نے گویایاددلایا۔

ہاں مگرآپ غلط سمجھیں۔وہ اس پاگل لڑکی پرغصہ کرناچاہتاتھاجوہرباراسے نیا کاروباری سمجھ لیتی تھی۔

توآپکی غلطی ہے میری نہیں۔وہ ڈھیٹ بن گئ۔

باہرنکلواوراپناراستہ ناپو۔وہ برداشت سے کام لے رہاتھا۔

دیکھو میں ایک لڑکی ہوں میں اکیلی پیدل جاؤں میری عزت کا معاملہ ہے آجکل بہت برا وقت چل رہا ہے تم سمجھ رہے ہو ناں۔۔۔۔۔

جی جی۔

تو مجھے نکال کیوں رہے ہو۔اس نے تنک کر پوچھا۔

تو آپکی عزت کو مجھ سے بھی تو خطرہ ہو سکتا ہے ناں۔اس نے پوچھا۔

ہاں مگر تم کچھ شریف لگ رہے ہو مجھے۔اس نے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کیسے ؟وہ حیران ہوا۔

وہ ایسے کہ مجھے تم سے پوزیٹو وائبز آرہی ہیں۔اور اب مجھے جلدی سے ڈراپ کرو۔وہ اسے اپنا شوفر سمجھ رہی تھی۔

مزید بحث سے اچھا وہ اسے ڈراپ ہی کر دے۔اس کے بتائے گئے ایڈریس پر گاڑی روک دی۔

تھینکس ویسے تم کرتے کیا ہو ؟اس نے گاڑی سے اتر کر پوچھا۔

فیل وقت تو پک اینڈ ڈراپ۔وہ گاڑی بھگا کر لے گیا۔

ارے نام تو بتا دیتے بار بار ملاقات ہو رہی ہے یہ اتفاق تو نہیں ہو سکتا۔اس نے آسمان کی طرف دیکھا جیسے اس شخص سے اپنا کوئی فیوچر تعلق ڈھونڈھ رہی ہو۔

میں بھی کچھ اوور سوچ رہی ہوں مجھے گھر آنا تھا اور اس نے ہیلپ کر دی۔۔۔۔۔

ہیلپ کر دی یا زبردستی لی۔

***

ڈاکٹر فرح جلدی کریں مریضہ کی حالت بہت خراب ہے۔نوراں نے پریشانی سے کہا۔

نوراں اس کی ہیلپر تھی۔وہ مریضہ کے سرپر کھڑی تھی اور بار بار اس کا آکسیجن ماسک سیٹ کر رہی تھی۔

ڈاکٹر۔۔۔۔میرا بچہ بچا۔۔۔۔بچا لیں۔وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔

ڈاکٹر فرح نے مریضہ کا ضروری ٹریٹمنٹ کیا اور باہر نکلی۔

کیا ہوا ڈاکٹر صاحبہ ؟مریضہ کے ساتھ آئی خاتون اسے باہر نکلتا دیکھ کر اٹھیں۔

بچہ کیسا ہے؟

بچہ مردہ تھا اور۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور کیا؟سب خواتین نے دکھ سے اسے دیکھا۔

اور یہ کہ اب وہ دوبارہ کبھی ماں نہیں بن سکے گی۔اس نے بات ختم کی وہاں بیٹھے لوگ دکھ میں مبتلا تھے۔

ہائے کتنی منتوں مرادوں کے بعد تو اس کی گود ہری ہوئی تھی اب کیا ہو گا کتنا شوق تھا اسے اسکی بھی اولاد ہو ایسا کیوں ہو اڈاکٹر صاحبہ؟

علاج میں کمی کی ہو گی کوئی آپ نے دوائیں لینے میں کوتاہی ہو یار یگولر چیک اپ نہ کروائیں تو ایسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔وہ کہ کر آگے بڑھ گئ۔

ہائے خدایا!اسے پاس بیٹھی عورتیں دلاسہ دینے لگیں۔

اس کے چہرے پر غم کے آثار تھے۔

***

منال یار کافی دن ہو گئے ہیں تم نے اس لڑکے کا قصہ نہیں سنایا کوئی؟سارہ اور وہ دونوں لیکچر لینے کے بعد گراؤنڈ میں بیٹھی تھیں۔

کسکا قصہ؟اس نے لاپرواہی سے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہی یار آئسکریم والا۔اس نے یاد دلایا۔

ہاں پک اینڈ ڈراپ سہولت کے بعد وہ نظر ہی نہیں آیا۔

تم نے بھی تو حد ہی کر دی تھی اس دن اچھے خاصے بندے کو کیا کیا بنا دیا۔سارہ نے اس کی عقل پہ ماتم کیا۔

تم نے اسے کہاں دیکھا؟ منال نے ابرو اچکائے۔

مطلب؟

تمھیں کیسے پتا چلا کہ وہ اچھا خاصہ ہے تم نے تو دیکھا ہی نہیں ہے۔منال نے کہا۔

تمہاری باتوں سے لگا ہے۔ویسے یار کیسا ہے؟ وہ آگے کو جھکی۔

وہ پیارا ہے کسی کا بھی آئیڈیل ہو سکتا ہے مطلب اچھی پر سنالٹی ہے۔

اچھا سچ میں۔سارہ چہکی۔

میں نے بھی نہیں دیکھا کافی دنوں سے اسے۔منال نے گھٹنوں پر سر رکھا۔

اوہ تو یاد آرہی ہے تمھیں۔سارہ نے اسے ستانا چاہا۔

مجھے بس اسے ستانے میں مزہ آتا ہے چلو اسے ڈھونڈنے چلتے ہیں۔ منال اٹھی۔

ایسے کیسے ڈھونڈھیں گے۔ سارہ نے اس کے ساتھ قدم ملائے۔

پہلی دفعہ وہ تمہاری آپی کے آفس میں ملا تھا وہاں چلتے ہیں۔

لیکن وہ وہاں کیا کرتا ہے؟ سارہ نے حیرت سے پوچھا۔

وہ وہاں جوتے صاف کرتا ہے۔ اس نے گیٹ پار کرتے ہی ٹیکسی روکی۔

ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سارہ کو غشی طاری ہونے لگی۔۔۔۔۔ ایک جوتے صاف کرنے

والے کے پیچھے پاگل ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ملک دشمن عناصر پاکستان کو ہمارے پیارے ملک کو ہر طرح

سے کھوکھلا کر رہے ہیں۔ انسان انسانیت کے درجے سے گر چکا ہے۔ المیہ تو یہ ہے کہ

ہمارے اپنے ہی ملک کے باشندے ایسے عناصر کا ساتھ دے رہے ہیں کچھ لوگ پیسے

کے لالچ میں تو کچھ لوگ بدلے کی آگ میں اپنے ہی ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

ہسپتالوں میں نا صرف آرگنز بیچے جاتے ہیں بلکہ اور بھی کئی کام کئے جاتے ہیں۔

یہ بھی شہر کا درمیانے درجے کا ہسپتال ہے جہاں دوائیوں میں نقصان دہ اجزاء ملا کر

لوگوں کی جانوں سے کھیلا جارہاہے۔ صرف یہں ہی نہیں ماں بننے کی صلاحیتوں کو بھی زنگ لگایا جارہاہے۔بچے کی پیدائش کے بعد کچھ ایسی چیزوں کو جسم میں انسرٹ کر دیا جاتاہے جو کئ پیچیدگیوں کا باعث بنتا ہے۔ فلوپین ٹیوب کی بجائے اووری نکال دی جاتی ہے۔

ھمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے جسکا مفہوم ہے کہ زیادہ بچے پیدا کرو تاکہ مسلمان کثرت سے ہوں۔

مگر امت مسلمہ کو ہمارے ملک کو لوگ ہر طرح سے لوٹ رہے ہیں نجانے کن طریقوں سے نقصانات پہنچایا جارہاہے۔

***

یار آپی نے پوچھ لیا کہ کیا کر رہی ہو یہاں تو ھم کیا کہیں گے۔سارہ نے سامنے کھڑی بلڈنگ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔تو ہم کہ دیں گے کہ ھم آپکے آفس میں جوتے صاف کرنے والے کو دیکھنے آئے ہیں۔ منال نے کہا۔

کیا تم سچ کہ رہی ہوانھوں نے جوتااتار کے سب کے سامنے ہماری پٹائ کر دینی ہے۔وہ

خودزدہ ہوئی۔

تم اتناڈرتی کیوں ہواپنی بہن سے اتنی تواچھی ہیں۔اب چلومیرے ساتھ۔اسکاہاتھ پکڑ کرچلنے لگی۔

دعاکروکہ وہ یہاں مل جائیں۔اس نے مڑکرسارہ سے کہااور قدم بلڈنگ کے اندر رکھا

۔

تب ہی کوئ بہت زور سے اس سے ٹکرایاتھادونوں کے سر ٹکرائے تھے۔منال کی آنکھوں کے سامنے ایک پل کواندھیراچھاگیا۔سارہ کاہاتھ چھوٹ گیاتھا۔

تم۔۔۔۔وہ چلائ۔۔۔۔دیکھ کرنہیں چل سکتے کیا۔۔۔۔یاپھردن بھراتنے جوتے صاف کئے ہیں کہ اب جوتوں کے سواکچھ دکھائی نہیں دے رہا۔اس نے اپناسرسہلایا۔

توتم یہاں بھی پہنچ آئ ہو۔وہ اسے دیکھ کربدمزہ ہواتھا۔

ہاں توتمھیں کوئ اعتراض ہے۔اس نے ابرواچکائے۔

ہاں۔وہ جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کربولا۔

تمھیں کوئ حق نہیں اعتراض کا۔منال نے کہا۔

توکسے ہونا چاہیے؟وہ مسکرایا۔

یہاں کے باس کو۔اس نے سارہ کے اشاروں کو نظرانداز کیا جو اسے کچھ کہنا چاہ رہی تھی کب سے۔

توآپ کے سامنے بھی وہی کھڑا ہے۔اس نے منال کی آنکھوں میں جھانکا۔

اسکا منہ کھلا تھا حیرت کے مرے یا وہ کچھ کہنا بھول گئی تھی۔

منہ بند اچھا لگے گا آپکا۔اس نے منال کی ٹھوڑی اوپر کی من بند ہو گیا تھا۔

اب اسے سارہ کے اشارے سمجھ آئے تھے اور وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔وہ کب کا جا چکا تھا۔

***

منال ابھی میں چلتی ہوں گھر پھر ملیں گے۔وہ کھسکنا چاہتی تھی کیونکہ اسے منال کے ارادے نہایت خطرناک لگ رہے تھے۔

سارہ بات سنو۔وہ اسے پیچھے سے آواز دیے بنا نہ رہ سکی۔

مناااااااال۔وہ منمنائی۔

اس کا نام کیا ہے؟ منال نے اس کی سوچ کے برعکس پوچھا۔

ہ۔۔۔ا۔۔۔ہا۔۔۔د۔۔۔وہ تھوک نگلتے ہوئے بولی۔۔۔ہادی خان

اس نام پر اس کی ہارٹ بیٹ مس ہوئی تھی۔وہ پلکیں جھکا گئی اور چلنا شروع کر دیا۔سارہ حیرانگی سے اس کے پیچھے لپکی۔

***

میڈم فرح، میڈم فرح وہ۔۔۔۔نوراں ہانپ رہی تھی۔۔۔۔وہ آگ ئے ہیں۔

کون آگ ئے ہیں؟ فرح نے پریشانی سے پوچھا۔

وہ ہاسپٹل میں جو دوائیں ہیں انھیں چیک کرنے کہ کسی نے شکایت کی ہے۔وہ بے ربط بول رہی تھی۔

ہاں تو پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔چیک کرنے دو انھیں۔وہ ریلیکس ہو گئی۔

اچھا۔۔۔ہاں اس نے نظریں چرائیں اور تیزی سے باہر نکلی اسے بہت کچھ کرنا تھا۔

***

وہ ایک ہاسپٹل کے باہر کھڑا تھااس کی نظریں اس بلڈنگ پر ہی جمی تھیں۔ناکامی اس کا منہ چڑا رہی تھی۔اس کے چہرے پر اضطراب تھا۔رات کی تاریکی بڑھ رہی تھی۔اس دوران اس کا فون بجا۔اس نے ایک گہرا سانس لیا اور کال اٹینڈ کی۔

ہاں تو برخوردار تمہارا کام کہاں تک پہنچا ہے۔اسے ماؤتھ پیس سے آواز سنائی دی۔

ان کا انتظام مکمل تھا ہمیں ناکامی ہوئی ہے۔اس نے کمزور آواز میں کہا۔

کیا وجہ ؟؟؟

ھم نے انھیں کمزور سمجھ لیا تھا۔اس نے اعتراف کیا۔

کبھی بھی دشمن کو خود سے کمزور نہیں سمجھنا چاہیے۔ابھی اور بھی بہت مواقع آئیں گے بس ہار نہیں ماننی۔انھوں نے حوصلہ دیا۔

کبھی کبھی ہماری مورال سپورٹ ہی وہ کام کر جاتی ہے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔اس وقت یہی سپورٹ اسے مایوسی کے کنوئیں سے باہر لائی تھی۔

جی شکریہ۔اس نے دل سے کہا۔

ٹھیک ہے پھر ملیں گے۔

Best wishes

کال کاٹی جا چکی تھی۔

***

رات کا اندھیرا بہت بڑھ گیا تھا۔ مگر چاند اپنی آب و تاب سے جگمگا رہا تھا۔ ہر سو گہری خاموشی تھی ایسی خاموشی جس میں انسان خود کو محسوس کر سکتا ہے اپنے اندر کے بھید جانتا ہے۔ اپنے اندر کی تبدیلیوں کو محسوس کرتا ہے۔ اس خاموش ماحول میں ایک وجود کھڑکی میں کھڑا تھا۔ آنکھیں مکمل بند تھیں۔ ہاتھ سینے پر باندھ رکھے تھے۔ وہ مست کر دینے والی ہوا کو اپنے چہرے سے اٹھکیلیاں کرتے محسوس کر سکتی تھی۔ تب ہی اسے دو سیاہ آنکھیں اپنے اندر تک دیکھتی محسوس ہوئیں۔ اس نے گھبرا کر آنکھیں کھولیں۔ اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔ وہ گھبرا گئی تھی۔

میں ہی اسے کچھ زیادہ سوچ رہی ہوں۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔ وہ اپنے بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔

اس کے ذہن کے پردے پر وہ دو سیاہ آنکھیں جم کر رہ گئی تھیں۔ کچھ تو تھا جس سے وہ

نظریں چرا رہی تھی۔۔۔۔۔تو کیا تھا وہ؟؟؟؟؟؟؟

***

منال تم ابھی تک بستر میں ہو ویسے حد ہی ہو گئی ہے مجھے لگا تم جا چکی ہو مجھ سے ملے بغیر ہی یہ تو نیلی نے کہا کہ منال ناشتہ نہیں کرے گی کیا۔وہ کھڑکی پر سے پردے ہٹاتے ہوئے بولی۔

منااااال! کیا ہوا ہے جان۔وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو اس کے قریب آئی۔

فرح کے چہرے پر پریشانی چھائی ہوئی تھی کیونکہ وہ بخار میں پھنک رہی تھی۔اس دوران منال نے کوئی حرکت نہیں کی تھی۔فرح باہر آئی اور نیلی کو سفید پٹیاں اور ٹھنڈا پانی لانے کا کہا۔نیلی جھٹ پٹ ٹھنڈا پانی اور پٹیاں لے آئی تھی۔وہ منال کو ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرنے لگی۔اسے اپنے ہاسپٹل بھی جانا تھا اور پھر ڈیلیوری کیسز بھی روز آتے تھے۔وہ چاہ رہی تھی کہ منال اٹھے تو اسے دوائی کھلا کر ہی جائے۔منال نے آنکھیں کھولیں تھیں۔

منال میری جان اب کیسی طبیعت ہے۔وہ پرجوش ہوئی۔

میں ریسٹ کرنا چاہتی ہوں۔اس نے کمزور آواز میں کہا۔

اچانک کیا ہوا کہ اتنا تیز بخار ہو گیا ہے تمھیں۔وہ اس کے تاثرات جاننے کی کوشش کر رہی تھی۔

اسے وہ دو سیاہ آنکھیں پھر سے یاد آئیں اور اس نے آنکھیں موند لیں۔

اچھا تم سینڈوچ کھالو اور پھر دوائی لے لینا میں بھیج رہی ہوں نیلی کے ہاتھ۔تم جانتی ہو میں چھٹی نہیں کر سکتی مگر جلد آنے کو شش کروں گی۔وہ اس کی پیشانی پر بوسہ دے کر باہر نکل گئی۔

***

وہ تین دنوں سے یونی بھی نہیں گئی تھی۔آج چوتھا دن تھا اسے بخار اتر چکا تھا۔بس کمزوری تھی اسے مگر پڑھنے آج بھی نہیں گئی تھی۔وہ لیونگ روم میں بیٹھی کوئی میگزین دیکھ رہی تھی جب پیچھے سے اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔اس نے بیٹھے بیٹھے گردن موڑی اور حیرت اس کے چہرے پر صاف نظر آرہی تھی۔

***

ہاں بھئی تم نے پھر سے اس کا کوئی قصہ نہیں سنایا۔ہادی آفس میں بیٹھا تھا اس نے نظر اٹھا کر سامنے دیکھا۔ مگر خاموش ہی رہا۔

بھانجے تم اب ھم سے باتیں چھپاؤ گے کیا؟انھوں نے ناراضگی سے سامنے بیٹھے بھانجے کو دیکھا۔

میں ایسا کیوں کروں گا ماموں وہ چڑیل مجھے پھر کہیں دکھائی نہیں دی۔وہ چڑ کر بولا تھا۔

حسینہ کہو یار یہ تو تم لڑکیوں کی توہین کر رہے ہو۔وہ مسکرا کر بولے۔

مجھے تو وہ بھٹکتی چڑیل لگتی ہے جب دیکھو ٹکرا جاتی ہے مجھ سے کسی نہ کسی راہ میں مل ہی جاتی ہے۔ شکر ہے تین دنوں سے غائب ہے۔اس نے جیسے شکر ادا کیا۔

یہ تو اسے دیکھنے کہ بعد ہی فیصلہ کریں گے کہ وہ در حقیقت ہے کیا؟؟؟؟؟انھوں نے قہقہہ لگایا۔

اس کا فون بجنے لگا تھا اس نے نکال کر دیکھا :

امی کالنگ لکھا تھا۔اس نے حیران ہوتے ہوئے یس کا بٹن دبایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ واقعی انھیں اپنے سامنے دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری

۔

زلیخا آپی آپ پہلی دفعہ ہمارے گھر آئی ہیں واؤ۔وہ انھیں گلے ملی۔

کیسی ہو سارہ۔اب وہ اسے بھی ملی۔

ہم تو ٹھیک ہیں تم کیسی ہو بخار اترا۔وہ اس کے اشارے پر صوفے پر براجمان ہوئیں۔

جی بس تھوڑی سی کمزوری ہو گئی ہے باقی سب بہتر ہے۔وہ مسکرائی۔

ہاں ہم سوچ رہے تھے کہ شاپنگ پر چلتے ہیں تو تمہارا گھر راستے میں پڑتا ہے اس لیئے پہلے تمہاری عیادت کرتے جائیں۔زلیخا مسکرائی۔

یہ تو آپ نے اچھا کیا آپ بتائیں جوس یا چائے منگواؤں؟

ارے نہیں رہنے دو۔سارہ نے کہا۔

نہیں گرمی میں جوس بہترین رہے گا۔اس نے نیلی کو حکم جاری کیا۔

ویسے میں بھی بہت بور ہو گئی ہوں آپکو تو پتا ہے بخار میں کیسی حالت ہو جاتی ہے تو میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چلتی ہوں میری آوٹنگ ہو جائے گی۔نیلی انھیں جوس سرو

کرچکی تھی۔

ہاں پھر دیر کس بات کی ہے۔چلتے ہیں۔اس نے نیلی کو انفارم کیااور آپی کے نمبر پر میسیج چھوڑ دیا۔

***

کوئی ہے جو خریدے یک مُشت

اُداسی برائے فروخت ہے____

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سنو منال تمہارا دھیان کہاں ہے اور اداس بھی لگ رہی ہو؟؟؟سارہ نے کافی دیر اس کا رویہ محسوس کیااور آخر بول ہی پڑی۔

نہیں کچھ نہیں ہے۔وہ ہلکا سا مسکرائی۔

پکاناں۔سارہ نے بغور اسے دیکھا۔

ہاں بلکل۔بس تھک گئ ہوں میں فوڈ ایریا جا کر کچھ کھا لیتی ہوں۔پھر گھر کے لئے بھی نکل جاؤں گی۔اس نے انفارم کیا۔

ہاں ٹھیک ہے احتیاط کرنا یا ہمارا ویٹ کرلو ھم ڈراپ کر دیں گے۔زلیخا نے کہا۔

ارے نہیں میں چلی جاؤں گی۔وہ مسکرائی۔

بائے۔وہ ہاتھ ہلاتے ہوئے فوڈ ایریا کی طرف جا رہی تھی۔

وہ بے بسی سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اس کی نظریں وہ دو سیاہ آنکھیں تلاش کر رہی ہیں۔اس نے محبت سے بھاگنا چھوڑ دیا تھا ورنہ اسے احساس تو اسی پل ہو گیا تھا کہ وہ ان دو آنکھوں کی اسیر ہو چکی ہے۔بس ماننے سے انکاری تھی اور اب مان لیا تھا تو دل ان دو سیاہ آنکھوں کے دیدار کرنے پر ضد کر رہا تھا۔اس لئے تو وہ ان کے ساتھ شاپنگ پر آئی تھی کہ شاید راہ چلتے وہ کہیں دکھ جائے، ٹکرا جائے اور وہ اسے دیکھتی رہے۔وہ خود میں مگن جا رہی تھی جب کسی خاتون سے ٹکرائی۔ان کے ہاتھ سے شاپنگ بیگ چھوٹ گئے تھے اور فرش پر دو چار چیزیں بکھر گئیں۔

اووہ سوری سوری میں اٹھا دیتی ہوں۔وہ فوراً نیچے بیٹھی اور بکھری چیزیں سمیٹ کر شاپنگ بیگ میں ڈالنے لگی۔

کوئی بات نہیں لاؤ مجھے دے دو۔وہ خاتون مسکرائیں۔

ارے نہیں آنٹی میں آپ کو باہر تک چھوڑ دیتی ہوں بیگز زیادہ ہیں ناں۔اس نے مسکرا

کر اپنے ہاتھ اور ان کے ہاتھ میں پکڑے بیگز کی طرف اشارہ کیا۔

ہاں یہ تو ہے۔وہ نرمی سے بولیں اور چلنے لگیں۔

وہ ان کے پیچھے پیچھے گاڑی تک آئی تھی اور سامان گاڑی میں رکھوایا۔

بہت شکریہ بیٹا خوش رہو۔خاتون نے اسے پیار کیا۔

کوئی بات نہیں۔وہ ایک قدم پیچھے ہٹی اور اس کا سر بہت زور سے چکرایا تھا۔

وہ لہرا کے نیچے گرتی ان کے مضبوط ہاتھوں نے اسے تھاما تھا۔وہ قریباً بے ہوش تھی۔

اسے گاڑی میں بٹھایا اور جھٹ پٹ ایک نمبر ملایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

اس نے آنکھیں کھولیں تو خود کو اجنبی جگہ پر پایا وہ فوراً اٹھی؛

یہ میں کہاں ہوں۔

ارے تمہیں ہوش آگیا شکر ہے رب کا۔تم شاپنگ مال میں میری مدد کر رہی تھی ناں تو بے ہوش ہو گئی تھی میں تمھیں ہسپتال کی بجائے اپنے گھر لے آئی وہاں سے قریب پڑتا تھا۔وہی خاتون بولیں۔

اوہ۔اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ کسی مشکل میں ہے یا ٹھیک ہاتھوں میں تھی۔

تم بے ہوش کیوں ہوئیں۔وہ اسے جوس دینے کے بعد بولیں۔

میں نے کچھ کھایا نہیں تھا اور پھر پچھلے دنوں بخار میں بھی مبتلا رہی ہوں اس لئے شاید۔

اس نے ان کا جائزہ لیا اور پھر کمرے کا یہ شاید لیونگ روم ہے۔اسے کوئی بھی مشکوک چیز نظر نہ آئی۔

اچھا میں تمہارے لئے کچھ کھانے کو لاتی۔۔۔۔اتنے میں باہر کسی گاڑی کے ہارن کی آواز سنائی دی۔اس نے پریشانی سے انھیں دیکھا۔

میرا بیٹا ہو گا در اصل تمہیں گھر لانے سے پہلے ہی اسے کال کر کے گھر آنے کو کہا تھا کہ تمھیں گھر بھجوا سکوں اور پھر مجھے اندازہ نہیں تھا تمہارے ساتھ کیا پرابلم ہے اس لئے۔انھوں نے اسے پریشان دیکھ کر بتایا۔

اچھا ایسا ہے۔اس نے جوس کے گلاس پر نظر ڈالی جو وہ خالی کر چکی تھی۔

سلامتی ہو آپ پر۔وہ ایمرجنسی کال کی وجہ سے پریشان تھا۔

کیا ہوا اماں؟؟؟؟اسی پل منال نے نظریں اٹھائیں۔وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

دونوں کی نظریں ٹکرائیں۔

"سیاہ آنکھیں"

اس کی نظریں پلٹنا ہی بھول گئیں۔خاتون نے اسکے ہاتھ سے گلاس لیا وہ ہادی کو سب بتا رہی تھیں۔ہادی کو اس کی نظروں میں بہت کچھ دکھائی دے رہا تھا۔اس کا ذہن تانے بانے بننے میں الجھا ہوا تھا۔

مام پھر انہیں کوئی ہلکی ڈائیٹ لینی چاہئے میں بنا کر لاتا ہوں کیا لیں گی آپ۔وہ ابھی تک اسے دیکھ رہی تھی۔

سینڈوچ ٹھیک رہے گا۔اسے یک گونہ سکون حاصل ہوا۔

تو وہ اس کے ہاتھوں کا بنا سینڈوچ کھائے گی۔

ہادی کو ماموں یاد آئے تھے اس پل۔کس ٹائم یاد کر لیا تھا اسے۔وہ سینڈوچ بنا کر اس کے لئے لے آیا تھا۔

اگر میں تم پہ کچھ لکھتی

تمہیں میں کل جہاں لکھتی❤️!!...

چمن لکھتی, گھٹا لکھتی

تمہیں میں آسماں لکھتی

صبح لکھتی میں شاموں کی🌑!!..

تہمیں کوئی سنہرا ساسماں لکھتی

ستارہ تم کو لکھتی میں۔۔

تمہی کو کہکشاں لکھتی🌊!!..

بھلا کے ساری دنیا کو۔۔۔

تمہیں میں من کی چاہ لکھتی✨🌙♡"

وہ سینڈوچ کھاچکی تو ان سے مخاطب ہوئی :

میں آپ کو کیا بلاؤں؟ مطلب کس نام سے ؟؟؟

حلیمہ آنٹی کہ سکتی ہو۔وہ مسکرائیں۔

حلیمہ آنٹی بہت بہت شکریہ آپ نے میری اس طرح مدد کی میں آج بہت خوش ہوں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئیے اور ان پر بوسہ دیا۔

ارے بیٹا ایسا بڑا کام بھی نہیں کیا میں نے۔ وہ حیران تھیں اس دور میں ایسی محبت اور سعادت دیکھ کر۔

آپ نہیں جانتی کیا کیا ہے آپ نے میرے لئیے۔ اس کی نظریں اب ہادی کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ جو آرام سے صوفے پر بیٹھا فون میں مصروف تھا اور انداز میں اس قدر بے نیازی تھی جیسے وہ دونوں یہاں موجود ہی نہیں۔

اچھا حلیمہ آنٹی میں اب گھر جاتی ہوں بہت دیر ہو گئی ناں۔ وہ اب رخصت لے رہی تھی ان سے۔

ہاں بیٹا اب ملنے آتی رہنا میں اکیلی ہوتی ہوں گھر پر بہت یاد کروں گی تمھیں۔ انھوں نے اس کی پیشانی چومی۔

ہادی بیٹا جاؤ منال کو گھر پر چھوڑ آؤ۔ اور تم سن لو اگر نہ آئی ملنے تو میں اسے بھیج دوں گی تمھیں لانے۔ انھوں نے پیار سے دھمکی دی۔

یہ تو اور اچھا ہو گیا۔ ہادی کو اس کی نگاہوں میں وارفتگی محسوس ہو رہی تھی۔

وہ تھوڑی دیر بعد گاڑی میں آبیٹھے تھے۔تب وہ بولا تھا :

اتنی جلدی کسی سے اٹیچ نہیں ہو جاتے۔

وہ کسی نہیں ہیں۔اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔

تو کون ہیں؟؟؟؟اس نے ابرو اچکایا۔

جے میرا اوس ہوئے

تیری ماں میری سس ہوئے

وہ بے ساختہ مسکرائی تھی اور بولی؛

وہ حلیمہ آنٹی ہیں تمہاری ماں اور مائیں تو مائیں ہوتی ہیں بس میری بھی ماں سمجھ لو۔

معذرت میں کچھ شیئر نہیں کروں گا۔ماں بھی نہیں۔اس نے ہاتھ کھڑے کر دیے۔

کرنا تو پڑے گا اور میں کر کے ہی رہوں گی۔وہ بھی ڈھٹائی سے بولی۔

اچھی زبردستی ہے۔وہ سر ہلا کر رہ گیا۔

ہاہاہا۔وہ اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

آج بہت خوش ہو۔اس نے پوچھ ہی لیا۔

ہاں بہت۔اس کا دل چاہا ہادی کے کندھے پر سر رکھ کر اعتراف محبت کر لے۔

وہ نگاہیں چرا کر باہر دیکھنے لگی۔

***

نیلی! فرح نے گھڑی پر ٹائم دیکھا۔6 بج چکے تھے۔

جی۔وہ نظریں جھکائے پوچھ رہی تھی۔

منال ابھی آئی نہیں کیا؟

نہیں ابھی تک تو نہیں آئی۔اس نے جواب دیا۔

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ اپنا کام کرو۔وہ ٹیرس پر جانے کا ارادہ رکھتی تھی تا کہ وہ آئے بھی تو اسے وہیں سے دکھ جائے۔اس کی نظریں سامنے سڑک پر جمی تھیں۔

تب ہی ایک گاڑی آکر رکی تھی۔منال اس میں سے اتری اور پھر گاڑی کا دروازہ بند کر کے شیشے سے اندر جھانکی۔

ہادی !

ہاں۔اس نے منال کو دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔

ہادی! وہ چاہتی تھی کہ وہ اسے دیکھے۔

ہاں بولو۔وہ اس کی ڈھٹائی چیک کر رہا تھا۔

ہاااااادی! وہ ہلکی آواز میں چیخی۔

کیا چاہیئے ؟؟؟؟وہ زچ ہو کر اس کی طرف مڑا۔

NEW ERA MAGAZINE .com

تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔اور وہ اس سے اتنی صاف گوئی کی امید نہیں رکھتا تھا۔

تم اندر نہیں آؤ گے۔وہ بھرپور انداز میں مسکرائی۔

نہیں آج مصروف ہوں میں۔پھر کبھی سہی۔اس نے پچھلی کیفیت سے نکلنا چاہا تھا۔

اوکے بائے۔وہ ہاتھ ہلا کر اندر چلی گئی۔وہ بھی گاڑی لے گیا۔

***

تمھیں سب حساب دینا ہو گا اور میں قطعاً تمھیں نہیں چھوڑوں گا۔اس کے لئیے چاہے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے کچھ بھی۔وہ ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا۔ہاتھ میں دوربین تھی جس کے زریعے اس نے کچھ دیر پہلے اسے ٹیرس پر کھڑے دیکھا تھا۔

اتنی دیر میں ایک اور وجود بھی اسے وہاں نظر آیا۔اس نے دوربین آنکھوں سے لگائی۔پہلے وجود نے دوسرے وجود کو دیکھا تو خوشی سے اسے گلے لگایا۔پہلے وجود کے چہرے پر الوہی خوشی تھی جو اس سے بے پناہ محبت کا ثبوت تھی۔دوربین اس نے آنکھوں سے ہٹائی تو اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک نظر آرہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

میری جان! تم کس کے ساتھ آئی ہو؟اور گئی تو سارہ لوگوں کے ساتھ تھی۔فرح نے دل میں آیا سوال پوچھا۔

منال نے سڑک پر نظر ڈالی وہ وہاں نہیں تھا کب کا جا چکا تھا۔اس نے ساری بات آپی کے گوش گزار کی۔اور اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی۔

***

نظر بن کر کچھ اس قدر مجھ کو لگ جاؤ

کسی پیر کی پھونک، نہ پوجا، نہ منتر کام آئیں

وہ اسے دیکھنے کے بعد بے پناہ خوش تھی۔ مسکراہٹ تو جیسے اس کے لبوں پر ہی چپک کے رہ گئی تھی۔ سارہ تب سے یہ بات نوٹ کر رہی تھی جب سے وہ آئی تھی اور انتظار میں بھی تھی کہ بتادے گی خود مگر منال نے ابھی تک منہ نہیں کھولا تھا۔ اس وقت ان کا کوئی لیکچر نہیں تھا۔ سو، وہ کینٹین کی طرف آئیں اور ایک ٹیبل سنبھال لی۔

کیا لو گی میں تو جوس پینا چاہوں گی۔ سارہ نے پوچھا۔

ہاں جوس ہی منگوا لو۔ منال نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

وہ دو مختلف فلیورز کے جوس آرڈر کرنے کے بعد اس کی طرف مڑی۔

منال !

ہاں بولو. منال نے اس کی طرف دیکھا۔

اتنا مسکرا کیوں رہی ہو وہ بھی اکیلے اکیلے۔ سارہ نے ایکسرے کرتی نگاہوں سے دیکھا۔

کیوں مسکرانا منع ہے؟ منال نے جوس اٹھانا چاہا مگر سارہ نے ایسا کرنے سے روک لیا:

نہیں ہر گز نہیں مگر بغیر کسی وجہ کے۔

وجہ بھی ہے کس نے کہا وجہ نہیں ہے۔اس نے کی چین انگلی میں گھماتے ہوئے جواب دیا۔

اب وجہ بتانے کے لئے کیا مہورت نکلواؤ گی۔وہ اس کی خاموشی پر بدمزہ ہوئ۔

نہیں تو.وہ ہنسی .

تو بولو۔وہ بہت بے چین تھی۔

مجھے محبت ہو گئ ہے۔منال نے چہرہ ہاتھوں میں چھپالیا۔

کیاااااا۔۔۔۔۔وہ چلائ اتنا کہ آس پاس بیٹھے لوگوں نے اسے دیکھا تھا۔

سوری ایوری باڈی۔سارہ نے مسکرا کر معذرت کی۔

کس سے؟؟؟؟سارہ نے اب منال سے پوچھا۔

کل بتاؤں گی۔منال نے کہا۔

نہ کر یار ابھی کیوں نہیں بتا رہی۔سارہ اٹھ کھڑی ہوئی اسے جوس ختم کرتے دیکھ کر۔

کیونکہ ابھی مجھے شرم آ رہی ہے۔سارہ کا جوس جوں کا توں دھرا تھا۔

ہائے میرے خدایا! سارہ نے اپنا سر ٹیبل پر رکھا۔

اچھا بتاتی ہوں میں۔منال کو اس پر رحم آ ہی گیا۔

کون ہے وہ؟؟؟؟سارہ کے کان کھڑے ہو گئے۔

ہادی خان۔اس نے آنکھیں بند کر جذب سے بولا تھا اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ نے ڈیرا جمایا تھا اور آہستگی سے آنکھیں کھولیں۔

سارہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی منال سٹپٹا گئی:

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟؟؟؟

ہادی خان آپی کا باس۔سارہ کے لب ہلے۔

ہاں وہی۔اور اسے سیاہ آنکھیں یاد آئیں۔

وہ تو کسی کو لفٹ نہیں کرواتا تم تو اس کی محبت میں مر ہی جاؤ گی ابھی سے تمہارا یہ حال ہے۔سارہ نے افسوس سے کہا۔

ایسے تومت کہو۔وہ ایسا نہیں ہے۔منال نے منہ بنایا۔

وہ ایسا ہی ہے آپی کی باتوں سے یہی لگتا ہے۔

اگر ایسا ہوتا تو مجھے سینڈوچ بنا کر نہ کھلاتا۔وہ شرمائی۔

نہ کریار۔سارہ کی آنکھیں پھٹنے کو ہو گئیں۔

ہاں سچ میں۔اس نے سارا واقعہ سناڈالا۔

تم اس کے گھر گیئں اور بتایا تک نہیں مجھے۔سارہ کی سوئی یہاں اٹکی تھی۔

سوری پلیز۔اس نے اسی میں ہی عافیت جانی۔

***

غلط دوائیں انسان کی صحت کے لیے زہر ثابت ہوتی ہیں۔مسیحا جب جان بچانے کی بجائے جان بیچنے لگ جائیں تو، نیم حکیم ہر گلی میں بیٹھا ہو،اینٹی بائیوٹک ادویات بغیر ڈاکٹر کے نسخے کے مل جائے تو پھر نارمل بیماری بھی جان کا عذاب بن جاتی ہے۔

بیماری کی درست تشخیص نہیں کی جاتی۔خود غرضی کی انتہا ہی ہو گئی ہے کہ مسیحائی کو بھی اب کاروبار بنالیا گیا ہے اور دکھ کی بات تو یہ ہے کہ ہر دوسرے بندے کا ضمیر ہی

مر چکا ہے۔

وہ انتہائی دکھ میں کھڑا اپنے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔اسے خبر دی گئی تھی کہ آج ہی دوائیوں کا سٹاک آیا ہے اور وہ اس ہسپتال کے میڈیکل سٹور میں کھڑا تھا۔رات کے اندھیرے میں اس کی سرگرمی کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا اور سونے پہ سہاگا میڈیکل سٹور بھی بند تھا وہ خفیہ طریقے سے اندر داخل ہوا تھا۔اس نے آگے بڑھ کر ایک ڈبہ نکالا وہ بلکل اصل کی پیکنگ میں تھا۔وہ کنفیوز ہوا۔

کیا مجھے غلط خبر ملی ہے؟؟؟؟ مگر ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔

اس نے دونوں ڈبوں کو غور سے دیکھا ان کا جائزہ لیا اور پھر اس نے سراغ پا ہی لیا۔اس نے تھوڑی دیر ثبوت اکٹھے کرنے میں لگائی اور پھر باہر نکل گیا اپنے خفیہ راستے سے۔

کیا دوسروں کی حق تلفی کرنے والوں کو نیند آجاتی ہے؟؟؟ کیا انھیں مکافات عمل سے ڈر نہیں لگتا؟؟؟؟ وہ اتنے بے حسی کیسے ہو جاتے ہیں؟؟؟؟

جیسے تم نے دوسروں کے جان سے پیارے ان سے چھین لیے ہیں خدا کرے تمھیں بھی اس تکلیف سے دوچار ہونا پڑے۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ کبھی کبھار ہمارے اپنے ہی الفاظ ہمیں بہت تکلیف دیتے ہیں مگر انسان ہیں ناں غلطی کر کے پچھتاتے بھی ہم ہیں۔

***

اس کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔ شاید اس کا سکون، اس کا چین، اس کی نیند سب ہی اس سے روٹھ گئے تھے۔ وہ چلتے چلتے اس تصویر تک آئی۔ اسے ہاتھ میں لیا ۔اس کی آنکھوں سے گرم سیال بہنے لگا۔

کیوں آخر کیوں کیا تم نے ایسا کاش کہ مجھے پتا ہوتا تم مجھ سے دغا کرو گے مجھے اس راستے پر تنہا بلکنے کے لیے چھوڑ جاؤ گے میں کبھی نہ اس راہ کی مسافر بنتی۔ وہ اس تصویر کو اس کی جگہ پر رکھ کر اٹھی اور باتھ روم میں آ گئی۔ بیسن کا نل کھولا اور جی بھر کے اپنے اندر کا غبار نکالنے لگی۔ پانی کے شور نے اس کی سسکیوں کی لاج رکھ لی تھی وہ گھٹی گھٹی آواز بس واش روم تک ہی محدود تھی۔ اس نے اچھی طرح دل کا غبار صاف کیا اور ہاتھوں سے چہرہ صاف کرنے لگی۔ اب اس کی نظر صرف اپنے ہاتھوں پر تھی۔

کیا تمہارے اندر اتنا ظرف ہے کہ تم اپنا مکروہ چہرہ دیکھ سکو۔ اس نے آخری نگاہ اپنے آئینے میں نظر آتے چہرے کو دیکھ کر سوچا تھا۔

***

حلیمہ تم نے بتایا نہیں پھر؟ وہ تینوں ناشتے کی میز کے گرد بیٹھے تھے۔

کیا بھائی صاحب؟ ہادی نے بھی حیرانگی سے انھیں دیکھا تھا ماموں شرارت سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

ماموں پلیز ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ انھیں آنکھوں ہی آنکھوں میں تنبیہ کرنے لگا۔

دونوں ایک دوسرے سے بہت فرینک تھے جیسے دوست ہوں۔

وہ بچی کون تھی ہاں منال تمھیں پسند آئی کیسی بچی ہے؟؟ وہ مسکرائے تھے۔

ہاں ماشاءاللہ بہت سعادت مند بچی ہے۔ مجھے بھی ایسی ہی دلہن چاہیے۔

تمھیں کیسی لگی ہادی کیا خیال ہے؟؟؟ ماموں نے ہادی کو دیکھا۔

ہاں آپ کے ساتھ بہت سوٹ کرے گی۔ وہ کہ کر اٹھ گیا۔

ہاہاہا دیکھو مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر اس کے ساتھ ناانصافی ہو جائے گی اور میں نے خدا کو منہ بھی دکھانا ہے۔ وہ بھی دوڑے دوڑے اس کے پیچھے آئے تھے۔

***

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر وقت میرے خیال میں نا رہا کرو

مرشد

محبت ہو جائے گی مجھ سے

منال گیٹ کے باہر کھڑی اپنے ڈرائیو کے انتظار میں تھی۔سارہ جا چکی تھی کچھ دیر پہلے ہی۔وہ کہیں گم دکھائی دے رہی تھی جب اسے اپنے کانوں میں مانوس آواز سنائی دی۔ اس نے چہرہ موڑ کر آواز کی سمت دیکھا۔وہ کھڑا مسکرا رہا تھا۔

یہ تم ہو جسے میں اس حرکت پر معاف کر رہی ہوں اگر کوئی اور ہوتا تو اس کی خیر نہیں تھی۔وہ سچ مچ بری طرح چونکہ تھی مگر حسیات نے اسے مانوس آواز کا پیغام فوراً سے پیشتر دیا تھا۔

اوہ ڈر گئی میں نے تو اتنی محبت سے محبت کو محبت کا شعر سنایا ہے۔اس نے کہ تو دیا تھا مگر سننے والی کو اپنی سماعت پر شک گزرا تھا۔

تم یہاں کیسے مطلب کیا کر رہے ہو؟ کہیں پڑھنا دوبارہ تو نہیں شروع کر دیا۔وہ بات بدل گئی تھی۔

نہیں بس کچھ بے وفا لوگوں نے وعدہ کیا تھا ھماری والدہ محترمہ سے دوبارہ آنے کا وہی یاد دلانے آئے ہیں۔وہ جیبوں میں ہاتھ ڈال کر اس سے کچھ قدم دور کھڑا ہو گیا۔

حلیمہ آنٹی مجھے یاد کر رہی ہیں یا پھر ان کا بیٹا۔وہ شرارت سے بولی۔

کوئی بھی کر رہا ہو مگر جناب کو یاد تو کیا گیا ہے ناں کیا یہ کافی نہیں ہے۔وہ سڑک پر رواں ٹریفک کو دیکھ رہا تھا۔

میں سنڈے کو آؤں گی پرامس۔اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

آجاؤ تمھیں چھوڑ دوں ایسے کب تک کھڑی رہو گی۔وہ اس کی طرف مڑا اور چابی جیب سے نکالی۔

آج اتنے کیئر نگ۔۔۔۔۔۔اس نے بات اُدھوری چھوڑی اس کی گاڑی آ گئی تھی۔

میڈم جلدی آئیں ڈاکٹر صاحبہ کے کام سے ارجنٹ جانا ہے۔ڈرائیور نے کہا۔

اوکے۔وہ آگے بڑھی اور گاڑی کا دروازہ کھولا۔

سنو! وہ اس کی آواز پر پیچھے مڑی :

اپنا پرامس بھولنا مت۔اتنا کہ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا۔

ہاااااااااۓ منال یہ ہادی خان ہی تھاناں۔اس نے مسکرا کر آنکھیں موندلیں اور گاڑی کی سیٹ سے سر ٹکالیا۔

***

اب ہم اپنے کاروبار کو چار چاند لگائیں گے مگر یہ صرف تمہاری مدد سے ہی ممکن ہے تمھیں تو معلوم ہے ہی اور پھر مدد بھی کیا تمھیں تو معاوضہ بھی ملتا ہے تمہاری اس مدد کا۔اس نے کمینے پن سے ہنستے ہوئے کہا۔

کام کی نوعیت کیا ہے؟اس نے انتہائی بیزاری سے پوچھا۔

اب ہم ٹیبلیٹس میں ہی ملاوٹ شدہ چیزوں کا استعمال نہیں کرینگے بلکہ۔۔۔۔۔۔اس نے بات اُدھوری چھوڑی۔

آگے بولو بلکہ۔۔۔۔۔اس کی پوری توجہ سامنے بیٹھے شخص پر تھی۔

انجکشنز میں بھی اب یہ زہر ڈالا جائے گا اور جس طرح تمہاری رگوں میں اس کے لئے نفرت دوڑ رہی ہے ویسے اب لوگوں کی رگوں میں یہ زہر دوڑے گا۔اس کی دکھتی رگ سے واقف تھا وہ۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تیار ہوں میں۔اس کے ذکر پر اسے اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئیں۔

باہر کھڑے شخص نے ان دونوں کی ریکارڈنگ محفوظ کر لی تھی۔بے خبری اچھی نہیں ہوتی کبھی کبھی۔

***

منال کیا ہوا ہے تمھیں؟؟؟؟لیکچر کے دوران ہی اسے وومیٹنگ محسوس ہوئی تھی۔وہ کلاس چھوڑ کر واشروم چلی گئی تھی۔سارہ بھی اس کے پیچھے دوڑی چلی آئی تھی۔

پتا نہیں یار پچھلے ایک ہفتے سے پیٹ میں بہت درد ہوتا رہا اور پھر اب ووميٹنگ بھی شروع ہو گئی ہے۔اور تمھیں پتا ہے اس سنڈے میں نے ہادی کے گھر بھی جانا ہے میں اپنی طبیعت کی وجہ سے کمپرومائز ہر گز نہیں کر سکتی۔وہ وہیں فرش پر بیٹھ گئی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے آپی کو بتایا اس بارے میں۔اس نے پریشانی سے پوچھا تھا۔

نہیں ابھی نہیں۔اس نے نظریں چرائیں۔

تو جب بتاؤ گی جب پانی سر کے اوپر سے گزر جائے گا۔اسے سچ مچ غصہ آیا تھا۔

نہیں میں پہلے کہیں سے چیک اپ کرواؤں گی۔اس نے بتایا۔

اچھا یار پہلے تو یہاں سے اٹھو گراؤنڈ میں چلتے ہیں۔اس نے ہاتھ بڑھایا اس کی مدد کے لئے۔دونوں چلتے ہوئے گراؤنڈ میں آئیں اور منال دھم سے بیٹھی تھی گھاس پر۔

تم آپی کے ساتھ اپنے ہاسپٹل بھی تو جا سکتی ہو۔اسے منال کا گریز سمجھ نہیں آیا تھا۔

ہاں میں آپی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی۔ تمھیں پتا ہے وہ ڈسٹرب ہیں اور سمجھتی ہیں وہ ماہر ہیں سب مجھ سے چھپانے میں۔اس نے دکھ سے کہا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے تم کل میرے ساتھ چلنا اب پریشان نہیں ہونا۔

سارہ نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

***

اس نے اپنا چہرہ چھپایا ہوا تھا مگر آنکھوں میں کامیابی کے رنگ دکھائی دینے لگے تھے وہ بے حد خوش تھا کیونکہ پے در پے ناکامی کے بعد اسے کامیابیاں ملنا شروع ہو گئی تھیں ۔وہ اپنی منزل کے قریب پہنچنے ہی والا تھا۔وہ یہ جنگ بنا مطلب کے لڑ رہا تھا اور جنگ کوئی بھی ہو کچھ نہ کچھ نقصان اٹھانا ہی پڑتا ہے۔

***

وہ کمرے میں مکمل اندھیرا کیے بیٹھی تھی۔اس کے ہاتھوں میں وہ تصویر تھی۔وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی :

تم نے مجھے برباد کرڈالا میری محبت کا یہ صلہ دیا ہے جو زہر تم نے مجھ میں اتارا ہے اب وہ میں سب میں اتار دوں گی ہاہاہاہا۔اس کی ذہنی کیفیت خاصی خراب لگ رہی تھی۔

***

وہ تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی تھی۔منال نے پیچھے سے آکے اسے جپھی ڈالی اور پھر ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسی ہو تم میری جان ؟؟؟فرح نے پوچھا۔

منال نے آپی کو دیکھا :

کیا ہوا ہے مجھے میں فٹ ہوں۔وہ مسکرائی اپنی بات کا پاس بھی تو رکھنا تھا ناں۔

اچھی بات ہے یہ۔آج مجھے جلدی نکلنا ہے سو تم ناشتہ کر کے جانا میں تمہارا ہی ویٹ کر رہی تھی تاکہ مل کے جاؤں۔

اس نے پرس اٹھایا اور باہر نکل گئی۔

منال نے فرح کے جاتے ہی سارہ کو میسیج کیا کہ وہ دونوں پہلے یونی جائیں گی اور وہاں سے ہاسپٹل کا رخ کریں گی۔

اس کے بعد اس نے اپنا سر میز پر رکھ دیا۔

***

اسے ڈاکٹر کی بات پر یقین نہیں آیا تھا وہ بے یقین تھی۔

منال پریشانی کی بات نہیں ہے۔ڈاکٹر نے اس کے سر پر بم پھوڑنے کے بعد کہا تھا۔

منال نے اپنی رپورٹس لیں اور خالی خالی نگاہوں سے ڈاکٹر کو دیکھا۔جس نے اسے پرچی تھمائی اس پر میڈیسنز درج تھیں۔سارہ اس کی حالت سمجھتی تھی۔یہ دھچکا تھا دونوں کے لیے ہی۔

تم یہ بات کسی کو مت بتانا میں خود آپی کو بتادوں گی۔دونوں نے ٹیکسی میں بیٹھنے کے بعد دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔سارہ نے پہلے اسے چھوڑا تھا اور پھر ڈرائیور کو اپنا ایڈریس دیا۔

***

اس نے اپنے کمرے میں آتے ہی دروازہ لاک کیا اور اس رپورٹ کو الماری کے اندر خفیہ خانے میں چھپا کر رکھا۔الماری کو لاک کیا اور بیڈ پر آکر بیٹھ گئ۔اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں گرایا اور اس پل کو سوچنے لگی جب ڈاکٹر نے آکر اسے وہ خبر سنائی تھی:

مناہل آپ کو Ovarian cysts ہے یہ بھی کینسر کی ہی ایک شکل ہے ڈمبگر نتی سسٹ یہ عورتوں کی ایسی بیماری ہے جس میں علامات کچھ خاص ظاہر نہیں ہوتی ہیں اس کی علامات تب شروع ہوتی ہیں یا ظاہر ہوتی ہیں جب cyst بڑھنا شروع ہوتا ہے اور تب ہی یہ ovary یعنی بچے دانی کو فراہم کرنے والے خون میں بھی رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔عام طور پر اس میں قے آتی ہے۔میں آپ کو یہ میڈیسن لکھ کر دے رہی ہوں اسے ریگولر لیں تاکہ کینسر خطرناک شکل اختیار نہ کرے اور یہ بیماری غلط دوائیں کھانے سے بھی ہو جاتی ہے۔آپ جانتی ہیں کینسر خطرناک ہو جائے تو موت یقینی ہے بس آپ ریگولر چیک اپ بھی کرواتی رہیں۔اللہ بہتری کرے گا انشاء اللہ۔

مجھے اتنی خطرناک بیماری ہو کیسے گئ ہے مجھے معلوم ہے آزمائش ہے میری مجھے ہمت نہیں ہارنی اور اور میں اکیلے ہی اس بیماری کے ساتھ لڑوں گی۔

وہ اپنی سوچوں میں غرق بیٹھی تھی جب اس کے کمرے کا دروازہ باہر سے کسی نے بجایا تھا:

مناہل میڈم! باہر آئیں آپ کا مہمان آیا ہے مگر نام نہیں بتا رہے ہے کہ رہے ہیں کہ آپکا جلدی بلا دوں ملے بغیر ہر گز نہیں جائیں گے۔ نیلی نے اونچی آواز میں کہا تھا۔

کہاں بٹھایا ہے تم نے؟؟ وہ چونکی تھی۔

جی باہر گارڈن میں ہی بیٹھ گئے ہیں وہ۔ نیلی نے جواب دیا۔

اچھا تم جاؤ کچھ سرو کرو میں آتی ہوں۔ وہ جلدی سے اپنی ونڈو کے پاس آئی جو گارڈن میں کھلتی تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ پھیلی تھی۔

"من چاہا شخص بھی ہر مرض کا علاج ہوتا ہے"

وہ واش روم میں گئی اور پانچ منٹ میں فریش ہو کر باہر نکلی اس کا رخ گارڈن کی طرف تھا۔

Hey! Hadi what a pleasant surprise 😍

سلامتی ہو تم پر، کیسی طبیعت ہے؟ اس کا سلام کرنے کا انداز بھی نرالا تھا۔

تم بھی سدا اسلامت رہو اور میری طبیعت کو کیا ہوا ہے چنگی بھلی نظر آرہی ہوں۔ وہ اس کی سیاہ آنکھوں کو جی بھر کر دیکھ رہی تھی۔

اچھا تو بے وفا لڑکی پھر ہمیں یاد کیوں نہیں کیا اور ادھر مما بھی کہہ رہی تھیں کہ تمھیں جا کر دیکھ آؤں اس دنیا میں پائی بھی جاتی ہو یا کسی اور جگہ کا رخ کر گئی ہو۔ وہ اب اس سے بہت فرینکلی بات کرتا تھا اور یہ بات مناہل کے لیے خوشی کی بات تھی۔

ہاہاہا میں نے کہاں جانا تھا اور کل سنڈے ہے ناں تو میرا کل کا وعدہ تھا تمہارے گھر آنے کا اور حلیمہ آنٹی ٹھیک ہیں ناں اتنا یاد کرتی ہیں مجھے بہت اچھا لگا سن کر۔ وہ اسے جوس سرو کرنے لگی جو ابھی نیلی دے کر گئی تھی۔

نہیں رہنے دو مجھے نہیں پینا۔ اس نے منع کر دیا۔

لیکن کیوں؟؟؟ وہ حیران ہوئی۔

کیونکہ میں نے تمھیں اپنے ہاتھوں سے سینڈوچ بنا کر سرو کیا تھا تم پر قرض ہے وہ تو اپنے ہاتھوں سے بنا کر جوس پلاؤ گی تو پی لوں گا اور پھر تمھیں اپنا کل کا وعدہ یاد ہے تو بہت اچھی بات ہے پورا کرنا پھر مما مجھے نہ بھیج دیں اور اب میں چلتا ہوں۔ وہ اٹھ کھڑا

ہوا۔

مگر جوس؟؟اس نے پوچھا۔

کل آؤ گی ناں تو بنا کر پلا دینااور اپنا خیال رکھنا۔اس نے کہا۔

آنٹی کو سلام کہنا۔خدا حافظ۔وہ اسے رخصت کر کے اپنے کمرے میں آئ تھی۔

***

ان کا کاروبار عروج پر پہنچا ہوا تھا۔غلط دوائیوں کا استعمال بڑھا دیا گیا تھا۔ایسے لوگ زیادہ تر غریبوں کو ہی اپنا شکار بناتے ہیں کیونکہ وہ اپنے حق کے لیے آواز اٹھانے کے قابل نہیں ہیں ہمارے معاشرے میں ان کی آواز دب جاتی ہے۔جسکی وجہ سے انھیں کوئ خوف نہیں ڈراتا۔

ان کی میٹنگز بھی کافی بڑھ گئ تھیں انھوں نے اب دوائیوں کا اسٹاک رکھنے کی جگہ بھی بدل لی تھی۔وہ بھی مکمل طور پر ان کی جاسوسی میں لگا ہوا تھااور ساتھ ساتھ ثبوت بھی اکٹھے کر رہا تھا۔

***

گڈ مارننگ! آپی آج میں نے اپنے فرینڈ کے گھر جانا ہے۔وہ صوفے پہ بیٹھی انگور کھا رہی تھی مناہل نے بھی ایک انگور توڑ کر منہ میں ڈالا۔

کون فرینڈ؟؟؟

حلیمے آنٹی اور کون؟؟اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں۔

آپی یہ دوائیاں کونسی ہیں؟؟؟اس نے اپنی دوائی کا نام یاد کر رکھا تھا اور اس ڈبے پر بھی وہی نام ہی تھا۔گھر میں بیٹھے بیٹھے ہی اسے دوائی مل رہی تھی۔

تمہارے کام کی نہیں ہے۔آپی نے کہا۔

ہاں مگر مجھے کنفرم کرنا تھا کہ یہ ovarian cysts کی ہی میڈیسن ہے۔اس نے پوچھا۔

تمھیں کیسے پتا؟؟؟اس نے چونک کر پوچھا تھا۔

کل ہماری کلاس میں لڑکیاں ڈسکس کر رہی تھیں ایک کی ہمسائی ہے اسے ہے یہ پرابلم شاید۔اس نے بات بنائی۔

ہاں اس کی ہی ہے اور تم آ جانا ٹائم سے۔وہ اندر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مناہل نے وہ میڈیسن کے دوڈبے اٹھائے اور اپنے کمرے میں چھپا آئی اس کے بعد ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہا۔

***

اسلام علیکم! آنٹی کیسی ہیں آپ۔وہ انھیں گلے ملتے ہوئے بولی۔

میں ٹھیک ہوں بیٹا اور تم تو جاتے ہی بھول گئی تھی مجھے۔انھوں نے خفا ہوتے ہوئے کہا۔

ارے نہیں آنٹی بس تھوڑی سی مصروف ہو گئی تھی اور آپ کو میں کیسے بھول سکتی ہوں۔وہ مسکرائی۔

آجاؤ اندر بیٹھتے ہیں۔وہ دونوں ہی اندر چلی گئی تھیں۔

ہادی کہاں ہیں نظر نہیں آرہا۔اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ گھر بھی تو بیٹھتا ہوا بھی بھی کہیں گیا ہوگا۔انھوں نے شکایتی انداز میں کہا۔

ارے مما کیوں میری شکایتیں لگا رہی ہیں۔وہ پیچھے سے کہیں سے تشریف لایا تھا۔

سلامتی ہو آپ پر۔وہ اسے دیکھ کر بے حد خوش ہوئی تھی۔

تم بھی سلامت رہو۔اس نے جواب دیا۔

شاباش اب جوس پلاؤ میں نے ناشتہ بھی نہیں کیا ہے۔ہادی سامنے والے صوفے پر براجمان ہوتے ہوئے کہا۔

ارے یہ کیوں بنائے ؟؟؟حلیمے آنٹی نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔

بس ممایہ سینڈوچ کا قرض اتارنا ہے۔وہ مسکرایا۔

کچھ نہیں ہوتا آنٹی۔وہ کچن کا پتا پوچھ کر چلی گئ۔

کتنی اچھی لڑکی ہے مجھے بھی ایسی ہی اپنے ہادی کے لیے چاہیے اور پھر مجھے لگتا ہے میرے ہادی کو جیسے پسند کرتی ہوا گر ایسا ہے تو بہت ہی اچھی بات ہے میں جلد ہی اپنے ہادی اور بھائی سے بات کرتی ہوں۔وہ سوچوں میں غرق بیٹھی تھیں۔

میں اسے کچن میں جاکر دیکھتا ہوں کیا کر رہی ہے۔وہ اٹھ کر کچن کی طرف چلا گیا۔

***

میری اکلوتی دوست ہے مناہل اور کتنی زندہ دل ہے پھر سب کا بے حد خیال بھی رکھتی ہے نجانے کیوں خدا اس سے ایسی آزمائش لے رہا ہے۔پتا نہیں اس نے آپی کو بتایا بھی

ہے یا نہیں اور پھر میڈیسن بھی لی یا نہیں۔اللہ ناں کرے کہ ڈسٹرب ہو۔اللہ تعالیٰ پلیز اسے ثابت قدم رکھنا۔سارہ صرف اسی کے متعلق سوچ رہی تھی۔

***

وہ اس کے لیے سینڈوچ اور جوس بنا چکی تھی ٹرے میں سجانے کے بعد پیچھے مڑی تو وہ ہاتھ باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو،پہلے کبھی نہیں دیکھا کیا؟؟؟وہ ایک لمحے کو شرمائی تھی اور سر جھکا گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھا ہے پر اپنے لیے پہلی بار کسی لڑاکا طیارہ کو ناشتہ بناتے دیکھا ہے تو سوچ رہا تھا یہ وہی ہے ناں یا بدل گئی ہے۔اس کے ہاتھ سے ٹرے لی۔

تو تمھیں کیا معلوم ہوا؟؟؟وہ مسرور ہوئی تھی اسے اپنے برائے میں سوچتا جان کر۔

تو میں نے یہ پایا ہے کہ بدل تو تم گئی ہو اور یہ تبدیلی بھی کوئی خاص ہی ہے۔اس نے سینڈوچ کا بائٹ لیا۔

کیسا بنا ہے؟؟؟وہ گھبرا کر بات ہی بدل گئی تھی اور وہ یہ بات محسوس کر کے مسکرایا۔

اچھا بنا ہے مگر جتنا اچھا میں بنا سکتا ہوں کوئی اور نہیں۔اس نے جوس کا گلاس منہ کو لگایا
۔

اوہ اتنا کانفیڈینس ہے ہادی صاحب تو آپ ہی آئندہ مجھے کھانا بنا کر کھلایا کریں گے میں نہیں بناؤں گی۔اس کے منہ سے پھسلا تھا۔

آئندہ مطلب؟؟؟وہ ابرو اچکا کر بولا۔

مطلب آئندہ بھی جب ملیں گے۔اتنا کہہ کر وہ باہر نکل گئی۔

اف میں بھی پتا نہیں کیا کیا کہتی پھرتی ہوں،اسے ایکدم قے فیل ہوئی تھی وہ واش روم کی طرف بھاگی۔حلیمہ آنٹی نے حیرت سے اسے دیکھا تھا اور سوچ رہی تھیں کہ ان کا انتخاب کہیں غلط تو نہیں ہے۔

***

وہ واش روم سے باہر آئی تو حلیمہ آنٹی دروازے میں ہی کھڑی تھیں اسے جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا:

کیا ہوا تھا مناہل بیٹا وومیٹنگ کیوں ہوئی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں۔

جی جی آنٹی دراصل صبح ناشتے میں میں نے آئلی پراٹھے کھا لیے تھے اور مجھے سوٹ نہیں کرتا اتنا آئل اور پھر پراٹھا ہیوی بھی ہوتا ہے ناں بس اس کی وجہ سے وومیٹنگ ہوئی ہے اور کچھ نہیں ہے۔اس نے فوراً ان کو صفائی دی تھی وہ اپنی بیماری کا چاہ کر بھی کسی کو بتا نہیں سکتی تھی۔

تو بیٹا خیال رکھنا چاہیے ناں اپنی صحت کا۔آنٹی کا شک فوراً ہی دور ہو گیا تھا۔

جی آپی نے منع بھی کیا تھا مجھے اور پھر بھی میں نے سنی نہیں ان کی بات۔وہ دونوں اب صوفوں پر بیٹھ چکی تھیں اور ہادی بھی ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا۔

اسلام علیکم !ارے یار تم نے بتایا نہیں آج تو اسپیشل گیسٹ آئے ہوئے ہیں گھر پہ۔ ماموں کی جب مناہل پر نظر پڑی تو بولے وہ اپنے کمرے سے ابھی نکل کر آئے تھے۔

وعلیکم السلام !کیسے ہیں آپ ؟؟؟ مناہل نے کہا۔

الحمدللہ میں تو ٹھیک ہوں اور میں ہادی کا ماموں ہوں پتا نہیں اس نے بتایا بھی ہے کہ نہیں۔وہ اس پر چوٹ کرتے ہوئے بولے تھے۔

اسے بتانے سے کیا ہوتا ماموں اور پھر آپ کوئی مشہور شخصیات میں سے تو ہیں نہیں کہ

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے بتا کر امپریس کرتا جب لوگ ہمیں دیکھ کر ہی امپریس ہو جاتے ہیں تو کیا ضرورت ہے ہے ناں ماما۔اس نے بھی دوستانہ انداز میں ان کی اچھی خاصی کر دی تھی۔

اس کی بات پر مناہل حیرت سے دیکھ رہی تھی کہ ماموں سے ایسے بات۔

تمھیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہم ماموں بھانجے سے زیادہ دوست ہیں۔

ماموں نے اس کی حیرت بھانپ لی تھی۔

ٹھیک ہے پھر آج سے آپ میرے بھی ماموں ہوئے۔وہ فوراً بولی تھی۔

ہاں ٹھیک ہے اب جلدی سے ماموں کو چائے پلا دو۔ماموں نے ماموں بنتے ہی فرمائش کی تھی۔

دیکھا یہ ماموں بنے بھی اس لیے تھے فوراً۔ہادی نے جیسے ان کا چٹھا کھولنا چاہا تھا۔

ہاں میں سب کے لیے بنا لاتی ہوں۔وہ اٹھ کر جانے ہی لگی تھی کہ مڑ کر بولی:

اور ہادی صاحب آپکو جیلس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

میں کہاں ہوا ہوں۔وہ جل کر بولا تھا۔

ہاہاہا۔سب ہنس دیے تھے۔

***

نیلی 5 بج گ ئے ہیں اور مناہل کیا ابھی تک لوٹی نہیں ہے؟؟؟ فرح نے کہا تھا۔

نہیں ابھی تک تو نہیں آئی ہیں۔ اس نے جواب دیا۔

یہ لڑکی بھی کتنی لاپرواہ ہے اُفف۔ اتنا کہ کر وہ اپنا موبائل اٹھا کر اس کا نمبر ملانے لگی۔

تم کیوں کھڑی ہو میرے سر پر۔ وہ فون کان سے لگاتے ہوئے اسے دیکھ کر جھنجھلائی۔

وہ جی میری بہن کے ہاں ناں ڈیلیوری ہونے والی ہے مگر آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم

غریب لوگ بڑے بڑے ہسپتالوں میں نہیں جا سکتے اور پھر سرکاری ہسپتالوں میں

وہ ابھی بات کر رہی تھی کہ فرح نے کال کاٹی اور اس سے بولی :

ڈائریکٹ بات کرو کہ تم مجھ سے فیور مانگ رہی ہو میرے ہسپتال بھیج دینا اسے کوئی

چارجز نہیں لگیں گے۔ وہ پھر سے بہن کا نمبر ملا رہی تھی۔

شکریہ میڈم جی اللہ آپ کو خوشیاں دے بہت۔ آمین۔ وہ کہ کر چلی گئی۔

***

مناہل کچن میں ہی تھی اور اس کا فون لیونگ روم میں پڑا بج رہا تھا۔پہلے تو انھوں نے نظر انداز کیا کہ مناہل آ کر سن لے گی مگر وہ کچن میں ہی تھی۔دوسری بار ہادی نے کال اٹینڈ کرلی۔اسکرین پر آپی لکھا آرہا تھا۔

سلامتی ہو آپ پر۔ہادی نے مخصوص انداز میں سلام کیا۔

آپ کون؟؟؟وہ مردانہ آواز سن کر بولی۔

میں ہادی بات کر رہا ہوں۔وہ اٹھا تاکہ مناہل کو اس کا فون دے سکے۔

میری بہن کہاں ہے؟؟؟اور ابھی تک لوٹی کیوں نہیں ہے؟؟؟اس نے تشویش ظاہر کی۔

جی یہ رہی بات کریں آپ۔اس نے فون مناہل کو ہی دے دیا تھا۔

مناہل میری جان فوراً گھر آؤ۔اس نے اتنا کہ کر فون بند کر دیا۔

مناہل حیران ہوئی تھی اس کے انداز پر۔

ہادی! وہ چائے کپوں میں ڈال چکی تھی۔

ہاں کیا کہ رہی تھیں تمہاری بہن؟؟؟اس نے لاپرواہی سے پوچھا۔

وہ مجھے پریشان لگی ہیں فوراً گھر آنے کو کہا ہے انھوں نے۔ تم مجھے ابھی کے ابھی چھوڑ کر آؤ۔ وہ پریشان ہو چکی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے اور کچھ نہیں کہا آپی نے؟؟؟ نجانے وہ کیا اگلوانا چاہتا تھا۔

نہیں۔ اس نے جواب دیا اور ٹرے باہر لے آئی۔

آنٹی اب مجھے چلنا ہے آپی ایمرجنسی میں بلا رہی ہیں اور اب آپ ہمارے گھر آیئے گا۔ وہ اپنا بیگ اٹھا کر باہر کو نکلی۔

ہادی گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔ اس کے بیٹھتے ہی گاڑی چلا دی۔

ویسے تمہاری بہن تم سے بہت محبت کرتی ہیں۔ اس نے موڑ کاٹتے ہوئے کہا۔

ہاں ماں بن کر پالا ہے مجھے۔ اس نے مسکرا کر کہا۔

آج کا دن کیسا تھا؟؟؟ اس نے جان بوجھ کر اسے باتوں میں لگا رکھا تھا۔

میری زندگی کا بہترین دن تھا۔ اس کی نظریں ہادی کے چہرے پر پھسل رہی تھیں۔

ایکدم اس کی آنکھیں نم ہو گئیں تھیں اور صرف اتنا ہی نہیں ایک آوارہ آنسو اس کے رخسار پر بہ نکلا تھا۔ جسے ہادی نہیں دیکھ پایا تھا۔

منال !اس کی آواز ابھری تھی۔

ہاں کیا ہوا؟؟ وہ آنسو صاف کر گئی۔

تمہارا گھر آگیا ہے۔اس نے حیرت سے کہا۔

اوہ ہاں کیا تم نہیں آؤ گے ؟؟؟ وہ اترتے ہوئے اس کی سیاہ آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔

نہیں پھر کبھی آؤنگا امی کے ساتھ۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں جلدی آنا کہیں دیر نہ ہو جائے۔وہ حد درجے مایوس ہو رہی تھی۔

پاگل !وہ گاڑی آگے لے گیا تھا۔

***

آپی کیا ہوا؟؟؟ وہ بھاگتے ہوئے اندر آئی تھی۔

کچھ نہیں بس میرا دل گھبرا رہا تھا اکیلے۔ تم بھی تو جا کر بیٹھ گئی تھی۔وہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔

اوہ آپی آپ نے مجھے پریشان ہی کر ڈالا تھا۔وہ ریلیکس فیل کرتے ہوئے بولی۔

تم ہمیشہ جاتی ہو کبھی انھیں بھی بلاؤ ناں گھر پہ۔فرح نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں آپی میں کہ کر آئی ہوں آج اور ہادی کہ رہا تھا وہ بہت جلد اپنی امی کے ساتھ آئے گا

۔وہ دھیرے دھیرے مسکرا رہی تھی۔

اچھا ایسا کہا اس نے۔وہ کچھ سوچ رہی تھی۔

ہاں آپی۔اس کے چہرے پر محبت کے رنگ محسوس کیے جا سکتے تھے۔

مناہل میری جان!کیا تم اسے پسند کرتی ہو؟؟اس نے کسی خوف کے تحت کہا۔

پسند۔۔۔۔۔۔وہ رکی۔۔۔۔نہیں آپی۔۔۔۔

اوہ شکر ہے۔وہ درمیان میں ہی بول پڑی تھی۔

آپی میں محبت کرتی ہوں اس سے۔وہ دھیرے سے بولی۔

مناہل کیا تم نے محبت کا انجام نہیں دیکھا؟؟؟کیا تم میری حالت سے بے خبر ہو؟؟؟

تمھیں تو محبت سے ڈرنا چاہیے تھا؟؟؟تم یہ کیا کر بیٹھی ہو میری جان؟؟؟وہ بکھرے

لہجے میں بولی تھی۔

آپی ہر محبت کا ایک جیسا انجام نہیں ہوتا دیکھیے گا آپ مجھے محبت کیسے نوازتی ہے۔وہ اس

کی گود میں ہی سر رکھ گئی تھی۔

کیا میں آپ کے ساتھ سو جاؤں؟؟؟ وہ پوچھ رہی تھی۔

ہاں میری جان کیوں نہیں؟؟؟ وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی۔

اگر میں یہاں سو گئی اور طبیعت خراب ہو گئی میری تو۔۔۔اس سوچ کے آتے ہی اس نے آپی کے ساتھ سونے کا ارادہ ہی بدل دیا۔

آج امی بہت یاد آ رہی ہیں ہے ناں۔اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

مجھے تو سب یاد آ رہا ہے۔فرح صرف سوچ سکی تھی۔

تم کہاں چلیں؟؟ وہ اسے دیکھ کر بولی تھی۔

آپی صبح آپکا ورکنگ سے ہے ایسے ہی ڈسٹرب ہوں گی۔گڈ نائٹ۔وہ فوراً باہر نکل گئی تھی اس سے پہلے کہ وہ اسے روک لیتی۔

***

اسے اپنی زندگی کے بیتے دن یاد آ رہے تھے آج وہ بہت ڈسٹرب ہو گئی تھی وہ اپنی طرح اپنی جان سے پیاری بہن کے مستقبل سے ڈر رہی تھی۔اسے اپنا ہر گزرا پل یاد آ رہا تھا

۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے نیند کی گولیاں اٹھائیں اور دو ہتھیلی پر رکھ کر پانی کے گلاس کے ساتھ پھانک لیں اور زبردستی آنکھیں بند کرلیں۔

***

مناہل نے کمرے میں آتے ہی میڈیسن اٹھائی یکدم اسے دیکھتے ہوئے آنکھوں میں آنسو آگ ئے تھے۔وہ بہت ایموشنل ہو رہی تھی۔وہ اپنے بیڈ سے ٹیک لگا کر نیچے ہی بیٹھ گئ تھی:

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا میں یہ راز کسی کو بتا پاؤں گی؟؟؟؟

کیا میری حالت سنبھل جائے گی؟؟؟

میں کیسے سب مینیج کرونگی؟؟؟

کس کس کو جھوٹ بولوں گی جیسے آج حلیمے آنٹی کو بولا؟؟؟

یاالہی! میں ہادی سے بہت محبت کرتی ہوں اسے کھو نہیں سکتی میری بہن اپنے بعد میرا غم سہ نہیں ہائے گی وہ مر جائے گی۔میں کیسے سنبھال پاؤں گی سب کچھ۔

کیا چھپا پاؤں گی اپنی بیماری اور چھپاؤں گی بھی کب تک؟؟؟اس نے اپنے ہاتھ میں

میڈیسن دیکھتے ہوئے سوچا اور پھر نا چاہتے ہوئے بھی پہلی ڈوز لے چکی تھی۔

***

ہمیں پیشنٹ مل چکا ہے نیا انجکشن استعمال کر کے اس کاری ایکشن دیکھ سکتے ہیں ہم۔

آواز میں جوش و خروش تھا۔

یہ تو بہت اچھی خبر سنائی ہے تم نے واہ دل خوش کر دیا۔

اس کے سامنے بیٹھے شخص نے کہا تھا۔

ہاں۔اس نے مختصر جواب دیا۔

کب آئے گا پیشنٹ ؟؟؟سامنے والے نے پوچھا۔

اسی ہفتے میں ہی کسی دن آمد متوقع ہے بس تمام انتظامات رکھنا اس لیے تمھیں جلدی بتا دیا ہے۔اب مجھے نکلنا ہو گا۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

سنو! کوئی ہماری جاسوسی تو نہیں کر رہا ناں.اس کی شک بھری آواز پر وہ ٹھٹھکی تھی۔

دروازے کے پاس ایک سایہ ابھرا تھا :

کیا تمھیں لگتا ہے ایسا؟؟؟اس نے اندھیرے میں ارد گرد دیکھا تھا۔

جاؤ تم اور آنکھیں کھلی ہی رکھنا۔وہ اسے چھوڑ کر آگے بڑھ گئ۔

***

پورا ایک ہفتہ ہو چکا تھا اسے میڈیسن لیتے ہوئے۔طبیعت کچھ سنبھلنے کی بجائے مزید بگڑ رہی تھی پڑھنے وہ جاتی تو تھی مگر دھیان اس کا نجانے کہاں رہتا تھا۔ابھی بھی وہ اپنے بیڈ پر پڑی ہوئ تھی اور چھت کو گھور رہی تھی۔نیلی دروازہ ناک کر کے اندر آئ تھی :

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مناہل میڈم میری بہن کی آج ڈیلیوری ہونی ہے وہ بہنوئ میرا اسے لے کے آپ کے ہاسپٹل پہنچ گیا ہے اور آپ کو پتا ہے ہم دونوں بہنیں ہی ایک دوسرے کا سہارا ہیں تو میں جا رہی ہوں اس کے پاس آپ ذرا خیال رکھیے گا۔وہ اسے اطلاع دے کر چلی گئ تھی۔

مگر اس کا کہا گیا ایک جملہ اس کے کانوں میں گونج رہا تھا :

"ہم دونوں بہنیں ہی ایک دوسرے کا سہارا ہیں"

ہم بھی تو دو بہنیں ہیں، ہم دونوں ہی ایک دوسرے کا سہارا ہیں مگر آپی میں آپکا سہارا کمزور اور کھوکھلا ہوتا جارہا ہے۔ مجھے کمزور نہیں پڑنا چاہیے۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اب وہ فون اٹھائے ایک نمبر ملا رہی تھی۔

***

نیلی اور اس کا بہنوئی دونوں اس وقت کمرے کے باہر بیٹھے تھے ڈاکٹر فرح اور کچھ نرسز آپریشن کرنے میں مگن تھیں۔ ابھی کچھ دیر پہلے ہی ڈاکٹر فرح نے آکر اطلاع دی تھی کہ ڈیلیوری نارمل نہیں ہوسکتی اور کیس پیچیدہ بھی ہوسکتا ہے۔ دونوں اب باہر بیٹھے ماں اور بچے کی زندگی کے لیے دعائیں مانگ رہے تھے۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے وہ زہریلا انجکشن اٹھایا اور اس کی رگ ٹٹول کر اس میں سرنج کو پیوست کردیا تھا۔ اس کا ہاتھ ایک لمحے کو کانپا تھا صرف ایک لمحے کو۔

ڈاکٹر فرح! مریضہ کی حالت ایک دم بگڑ گئی ہے۔ وہ ابھی کمرے سے باہر نکلی ہی تھی اور نیلی کو اس کی بہن کے بیٹے کی خوش خبری ہی سنائی تھی کہ پیچھے سے ایک نرس بوکھلائی ہوئی آئی تھی۔

کیاااا؟؟؟اس نے تھوک نگلی تھی اور پھر کمرے کے اندر چلی گئ۔

دروازہ ایک بار پھر بند ہو چکا تھا۔

اب کیا ہو گا؟؟؟نیلی نے خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

***

وہ بار بار ہادی کا نمبر ٹرائے کر رہی تھی مگر اس کا فون شاید سائلنٹ پر تھا۔

افففففف یہ لڑکا آخر ہے کہاں؟؟اس نے فون ایک طرف رکھا اور خود تیار ہونے لگی ۔اس کا ارادہ ہادی کے ساتھ ڈنر کرنے کا تھا مگر وہ اپنا فون اٹھا نہیں رہا تھا۔اب وہ اس کے گھر جانے کے ارادے سے تیار ہو رہی تھی۔

ڈرائیور! وہ اپنا پرس اور فون اٹھا کر باہر نکلی۔

جی میڈم کہاں جانا ہے؟؟؟اس نے ڈرائیور کو ایڈریس بتایا اور گاڑی میں جا بیٹھی جبکہ آپی کے نمبر پر میسیج چھوڑ دیا تھا۔

اب وہ ہادی کو سوچ رہی تھی اور طبیعت بھی کافی فریش لگ رہی تھی۔

***

کیا ہوا ڈاکٹر؟؟؟اب کیسی ہے میری بیوی؟؟فرح جیسے ہی کمرے سے باہر نکلی دونوں اس کی طرف لپکے تھے۔

مبارک ہو آپکا بیٹا ہوا ہے۔نرس نے نیلی کے ہاتھوں پر ننھا منہ سا بچہ رکھا تھا جو بڑے زور و شور سے رو رہا تھا۔

ہم نے بہت کوشش کی مگر اس کی قضا آچکی تھی ہم بچا نہیں سکے تمہاری بہن کو۔ڈاکٹر فرح نے پیشہ وارانہ انداز میں کہا۔

اس کی نظریں اس معصوم بچے پر تھیں جو ابھی تک خود پر ٹوٹنے والی قیامت سے بے خبر تھا۔

نیلی نے روتے بچے کو اپنے اندر بھینچا تھا جبکہ اس کا بہنوئی اپنی آنکھ میں آیا آنسو صاف کرنے لگا۔

اندر پڑا وجود کسی کی خود غرضی کی نظر ہو گیا تھا۔ڈاکٹر فرح کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی وہ سب چھوڑ چھاڑ کر سیدھا گھر کو نکل گئی تھی۔

***

آنٹی اتنی دیر ہو گئی ہے آخر یہ لڑکا کہاں رہ گیا ہے؟؟؟ وہ کب سے ان کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھی مگر اب اس کا انتظار طویل ہو گیا تو پوچھ بیٹھی۔

مناہل بیٹا تم فکر نہیں کرو ابھی آتا ہی ہو گا۔ حلیمے آنٹی کو یہ بچی بہت پیاری لگتی تھی وہ اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھیں کہ اسے اپنے پاس ہی کہیں رکھ لیں مگر ہادی کی پسند کو بھی وہ نظر انداز نہیں کر سکتی تھیں۔

حلیمے آنٹی کی ٹانگوں میں درد تھا وہ بیڈ پر نیم دراز تھیں جبکہ وہ اب اٹھ کے چلنا شروع ہو گئی تھی۔

مجھے لگتا ہے اب چلے جانا چاہیے کیونکہ آپی بہت ناراض ہوں گی۔ وہ اپنا پرس اٹھاتے ہوئے بولی۔

اتنے میں باہر بیل ہوئی :

میں دیکھتی ہوں۔ وہ جلدی سے باہر لپکی۔

اس نے جب گیٹ سے باہر قدم رکھا تو اسے ہادی خان ایک گاڑی سے نکلتا ہوا دکھائی دیا تھا اس کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی۔ دونوں بڑی بے تکلفی سے باتیں کر رہے تھے

۔

ہائے ! ہادی تم کہاں رہ گئے تھے میری کالز تک پک نہیں کیں۔وہ ان کے قریب آ کر بولی۔

ہائے ! ہادی جب میرے ساتھ ہوتا ہے تو سیل یوز نہیں کرتا بائی داوے ہادی یہ کون ہے؟؟؟اس کی حس مزاح کی عادت پھر سے جاگ گئی۔

یہ ہے۔۔۔۔۔۔وہ لمبا سا کھینچتے ہوئے بول رہا تھا شاید وہ مشکل میں تھا جن الفاظ میں اس کا تعارف کروائے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مناہل ہوں میں اور آپ؟؟؟وہ اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔

ہادی تم نے ابھی تک کتنے ہی لوگوں کو ہماری محبت سے بے خبر رکھا ہوا ہے؟؟؟وہ ہادی کے بازو کو پکڑتے ہوئے اک ادا سے بولی تھی۔

اووووووہ ہماری محبت۔وہ اس پر طنز کرتے ہوئے آگے بڑھ گئی تھی۔

اسے ہادی سے ایسی بے وفائی کی امید ہر گز نہیں تھی۔

یہ کیا کیا تم نے؟؟؟ہادی اس کی طرف مڑا جواب اس سچویشن کو انجوائے کر رہی تھی۔

اس نے کندھے اچکائے تھے۔ جبکہ ہادی مناہل کے پیچھے دوڑا تھا جو سڑک پر چلتی ہوئی جا رہی تھی اور اسے یقین تھا وہ رو رہی تھی۔

***

نیلی کی بہن کو دفنا دیا گیا تھا۔ وہ اس نوزائیدہ بچے کو اٹھائے بیٹھی تھی۔ سب عورتوں نے جوان موت پر افسوس کیا تھا۔

ارے میں تو کہتی ہوں کیسی قسمت پائی تھی بیچاری نے پہلے تو شادی کے اتنے سال خدا نے اولاد کے انتظار میں رکھا اور جب منتوں مرادوں کے بعد گود ہری ہوئی تو یوں ماں بغیر بچے کو دیکھے ہی مر گئی۔ کسی خاتون نے کہا تھا۔

ہائے قسمت! ایک اور آواز سنائی دی۔

نیلی کا بہنوئی بھی انتہائی غم میں تھا۔ پانچ سال پہلے ہی تو ان کی شادی ہوئی تھی اور دونوں میں کتنی ہی محبت تھی مگر قسمت ان کا مختصر ساتھ لکھ کے لائی تھی یا پھر یہ بچہ ہی منحوس تھا جس نے اس کی رقیہ کو چھین لیا تھا۔

***

مناہل رکو تو سہی۔ایسے کیسے جا رہی ہو۔وہ اس کے سامنے آ کھڑا تھا۔

جاؤ تم اپنی محبت کے پاس۔وہ دوسری طرف سے گزرنے لگی تھی۔

ایسا کچھ نہیں ہے وہ مذاق کر رہی تھی اس کی عادت ہے۔وہ اس کے ساتھ چلنے لگا۔

اچھا تو تم نے بتایا کیوں نہیں اسی وقت اس کے سامنے۔وہ رو رہی تھی۔

میں بس تمہاراری ایکشن دیکھنا چاہتا تھا اور تم نے دیکھا نہیں تھا وہ صاف مذاق کر رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس جاؤ تم مجھے اکیلا چھوڑ دو۔اس نے رندھے ہوئے گلے کے ساتھ کہا۔

نہیں شہر کے حالات خراب ہیں میں تمھیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔ہادی نے صاف گوئی سے کہا۔

اچھا تو تم ہمیشہ کے لیے میرے محافظ کیوں نہیں بن جاتے؟؟؟؟وہ اس کی شرٹ کو دونوں ہاتھوں سے دبوچے سڑک کنارے کھڑی تھی۔وہ دونوں مدھم روشنی میں کھڑے تھے۔

ہادی نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا، بھیگی پلکیں، روئی آنکھیں، لرزتے ہونٹوں کے

ساتھ وہ سراپہ سوال بنی ہوئی تھی۔

***

وہ اپنے کمرے میں کانپتی ہوئی آئی تھی صد شکر کے اس کا سامنا کسی سے نہیں ہوا تھا۔ اس کی نظر آئینے میں اپنے عکس پر پڑی تھی جو اسے بہت کریہہ نظر آرہا تھا۔اچانک کسی بچے کے رونے کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔ نہیں نہیں میں ڈپریشن میں نہیں جاسکتی کہاں ہیں میری ٹیبلیٹس ؟؟؟؟وہ پورے کمرے کا سامان اتھل پتھل کرتے ہوئے بڑبڑائی۔

وہ ایک ایک دراز الٹ چکی تھی۔اسے اپنی دوائیں نہیں مل رہی تھیں۔وہ تھک ہار کر اپنے بیڈ پہ آبیٹھی تھی۔بچے کی آوازیں بڑھتی ہی جارہی تھیں۔اس نے تکیہ اٹھا کر کانوں پر رکھنا چاہا تب اسے تکیے کے نیچے دوا ملی تھی۔اس نے پانی کا گلاس اٹھایا اور دوا منہ میں رکھی۔

گولیاں نگلتے ہی وہ بیڈ پر ڈھے سی گئی تھی۔

***

وہ سراپہ سوال بنی ہوئی تھی۔ صرف ایک لمحہ لگا تھا اسے فیصلہ کرنے میں اور پھر وہ اس سے مخاطب ہوا.

مناہل کی حالت غیر ہو رہی تھی نجانے وہ اب اسے کیا کہنے والا تھا:

میں محافظ ہی تو ہوں. مناہل کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

سچ۔اس نے بھیگی پلکیں اٹھائیں۔وہ خوش ہوئ تھی۔

اچھا تو مناہل کس کام سے آئ تھی۔دونوں نے پھر سے چلنا شروع کر دیا تھا۔

مناہل ہادی کے ساتھ ڈنر کرنے آئ تھی مگر ہادی۔۔۔۔۔۔وہ پھر سے اس واقعے کا ذکر کرتی ہادی نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھی :

کیا تم یہ بات بھول نہیں سکتی میں تمہارے ساتھ اچھا ٹائم سپینڈ کرنا چاہتا ہوں۔

میں بھی تمہارے ساتھ اچھا ٹائم سپینڈ کرنا چاہتی ہوں، کیا ہم ہر ویک اینڈ پہ مل سکتے ہیں؟؟؟اس نے ڈرتے ہوئے کہا تھا نجانے وہ کیا سوچے گا اس کے متعلق۔

صرف ویک اینڈ ہی کیوں جب تمہارا دل چاہے بندہ حاضر ہو جائے گا۔اس نے سینے پہ ہاتھ رکھ کے سر جھکایا۔

کیا تمہارا دل نہیں چاہتا؟؟؟اس نے سوال کیا تھا۔

آ جاؤ ہم ڈنر کرتے ہیں بہت بھوک لگی ہے۔اس نے ریسٹورنٹ دیکھتے ہوئے کہا تھا جو وہ انھیں کتنا چلنے کے بعد ملا تھا۔

ہادی مناہل کا ہاتھ تھام کر اندر داخل ہوا تھا۔جبکہ مناہل اپنے ساتھ اپنے خوابوں کے شہزادے کو چلتے دیکھ کر سوچ رہی تھی کہ کاش اس کی ساری زندگی اسی کے ساتھ گزر جائے اور جب دم توڑے تو اس کا سر ہادی کی گود میں ہو۔

مگر ہر خواہش پوری ہونے کے لیے نہیں ہوتی اور کچھ سوچی گئی باتیں پوری بھی ہو جاتی ہیں۔ڈنر کے بعد مناہل نے اپنے ڈرائیور کو بلا لیا تھا اور یوں ایک بھرپور شام اس کی یاداشت کا حصہ بن گئی تھی۔

***

نیلی کے بہنوئی نے اس بچے کو اپنانے سے انکار کر دیا تھا۔وہ اس بچے کو ہی اپنی بیوی کا قاتل سمجھ رہا تھا۔نیلی نے اس بن ماں باپ بچے کو اپنا لیا تھا اور اپنے ٹھکانے یعنی فرح کے گھر آ گئی تھی۔اس کا شوہر انکا ڈرائیور تھا اور دونوں کی ابھی اولاد نہیں ہوئی تھی یہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بچہ شاید انہی کے لیے دنیا میں آیا تھا۔

***

اسے وہ دوائیاں استعمال کرتے ہوئے ڈیڑھ ماہ ہو چکا تھا مگر حالت دن بدن گرتی جا رہی تھی وہ پہلے سے کمزور لگ رہی تھی۔ مگر ہادی سے وہ ہر ویک اینڈ پہ ملنے جاتی رہی تھی۔ دونوں بہت اچھا ٹائم سپینڈ کر رہے تھے ایک دوسرے کے ساتھ۔کچھ ہی دنوں میں حلیمے آنٹی فرح سے اس کا رشتہ مانگنے والی تھیں۔

آج ہادی کی برتھ ڈے تھی اور وہ اسے منگنی سے پہلے اپنے دل کی بات بتانا چاہتی تھی اور آج کا دن اس کے لیے اسپیشل تھا۔وہ خوب تیار ہو رہی تھی۔

***

وہ کوشش کرتی تھی کہ بچے سے اسکا سامنا نہ ہو مگر کبھی کبھار ہو جاتا تھا۔اب بھی وہ ہاسپٹل سے گھر آئی تو نیلی نے بچے کو اٹھایا ہوا تھا جو بے تحاشا رو رہا تھا۔وہ اسے نظر انداز کر کے اپنے کمرے میں بڑھ گئی تھی۔بچے کی آواز اسے چبھ رہی تھی۔وہ کمرے میں ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی۔بچہ نجانے کیوں چپ نہیں ہو رہا تھا۔

نیلی نیلی ! وہ چلائی بہت زور سے شاید کہ پہلے کبھی ایسا چلائی ہو۔

جی جی میڈم۔وہ دوڑی آئی تھی اور بچے کو بھی اٹھایا ہوا تھا۔

اس بچے کو اٹھاؤ اور دفع ہو جاؤ یہاں سے دوبارہ نظر مت آنا۔ایک مہینہ ہو گیا ہے اسے برداشت کرتے ہوئے انسان اپنے گھر میں سکون بھی نہیں کر سکتا۔اس نے گھورتے ہوئے کہا۔

لیکن میڈم ہم کہاں جائیں گے اور پھر وہ بھی ایک چھوٹے بچے کے ساتھ ہمارا تو اپنا گھر بھی نہیں ہے۔اس نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا۔

جاؤ اپنی رہائش گاہ میں پیچھے اور آئندہ اس بچے کو میرے سامنے مت لانا۔

وہ جب جب اس بچے کو دیکھتی تھی اسے اپنا ماضی یاد آتا تھا اسے وہ مظلوم لوگ یاد آتے تھے اس نے کتنی ہی جانوں سے کھیلا تھا۔اس سب سے مناہل اس کی پیاری بہن منال کو بھی بے خبر رکھا تھا اس نے۔

***

ظہیر صاحب کی شادی ان کی کزن کے ساتھ ہوئی تھی۔اللہ نے دونوں کو دو بیٹیوں

سے نوازا تھا بڑی فرح اور چھوٹی مناہل جسے منال بھی پکارتے تھے۔ ظہیر الدین ٹریفک پولیس میں تھے اچھی گزر بسر ہوتی تھی۔ان کی اکلوتی بہن تھی بابرہ جسکا بیٹا تھا جنید۔ ظہیر صاحب کی اچانک موت ہو گئی تھی۔ مگر ان کی پنشن سے گزر بسر ہو جاتی تھی۔ جنید اور فرح دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔فرح کو شروع سے ہی ڈاکٹر بننے کا بہت شوق تھا۔اس نے سکالرشپ پہ ڈگری لی تھی۔اس کی ماں اپنے شوہر کے بعد زیادہ عرصہ نہیں جی پائیں اور مالک سے جا ملیں تھیں مگر جنید کے ساتھ فرح کا نکاح مرنے سے پہلے ہی کر دیا تھا۔دونوں بہنوں میں 7 سال کا فرق تھا۔

جنید اور فرح ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے تھے۔دونوں کی رخصتی کے بعد بابرہ بھی بھائی بھابھی کے پاس چلی گئیں۔فرح ایک ہاسپٹل میں کام کرتی تھی۔ایک دن جنید نے ہی آکر اسے بتایا تھا کہ ایک مشہور کمپنی ہے جو اپنی دوائیں بیچنے کے لیے اچھی آفر دے رہی ہے میں نے ان سے بات کرلی ہے کہ وہ تمھیں ہاسپٹل بنا کر دیں گے اور تم بدلے میں ان کی دوائیں ریکمنٹ کرو گی۔وہ تیار ہو گئی تھی کہ اتنی اچھی آفر مگر جب معاہدے کے مطابق اسے ہاسپٹل مل گیا تب اسے پتا چلا تھا کہ یہ میڈیسن کمپنی اس کے ہاسپٹل کے ذریعے اصل پیکنگ میں غلط ادویات بیچنا چاہتی تھی،اس بات

پر اس نے احتجاج کیا تھا مگر جنید اسے چھوڑ کر بیرون ملک چلا گیا کیونکہ وہ ہاسپٹل چھوڑ چکی تھی اور پھر اسے یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ جنید نے اس کا روشن مستقبل دیکھ کر اس سے شادی کی تھی کیونکہ پاکستان میں ڈاکٹر کی کمائی کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ تین ماہ بعد وہ راضی ہو گئی تھی کہ اب جنید کا بدلہ وہ دوسروں سے لے گی اسے پیسوں کے لیے وہ چھوڑ کر گیا تھا اب وہ اسے وہی پیسہ کما کے دکھائے گی۔ بہت جلد اس نے بہترین علاقے میں گھر، بینک بیلنس، اور گاڑی خرید لی تھی۔

***

وہ خوب تیار ہو کر آئی تھی۔ لیونگ روم میں کوئی نہیں تھا۔ اسے حلیمے آنٹی کے کمرے سے آوازیں آتی سنائی دی تھیں۔ وہ چلتے ہوئے آئی ابھی اس کے قدم باہر ہی تھے وہ ایک طرف ہو کر سننے لگی موضوع اس کی ذات تھی۔

کیا تمھیں منال سے محبت نہیں ہے؟؟؟ حلیمے آنٹی کی آواز اسے سنائی دی تھی۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے، مجھے CIA سے پیار ہے۔ اور آپ جانتی ہیں میں سیکرٹ ایجنٹ ہوں مجھے کسی لڑکی سے محبت نہیں کرنی۔ اس بات پر اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا اتنا بڑا دھوکہ ہادی۔

تو پھر تم نے اس لڑکی کو استعمال کیا؟؟؟ حلیمے آنٹی نے دکھ سے پوچھا تھا۔

ماما بات یہ ہے کہ ہمیں رپورٹ کی گئی تھی کہ ڈاکٹر فرح کے ہاسپٹل میں اصل پیکنگ میں غلط ادویات بیچی جاتی ہیں اور کتنی ہی جانیں یہ ہاسپٹل لے چکا ہے ہمیں ثبوت اکٹھے کرنے تھے جو کہ میں کر چکا ہوں کچھ ثبوت اس کے گھر سے چاہیے تھے اور میں ہر گز منال کو استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا مگر وہ خود میری راہ میں آئی بار بار آئی۔ میں نے اسے استعمال نہیں کیا مگر آپ لوگوں نے میری اس سے فرینکنیس کو آپ نے غلط لے لیا۔

اس بات پر منال کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔اس نے اپنے پیٹ پر ایک طرف ہاتھ رکھا جیسے اس کو تکلیف ہو رہی تھی اس جگہ۔

میں چاہتی تو ساری بات سننے کے بعد آپ سب کے سامنے آئے بغیر چلی جاتی مگر میں جانتی ہوں آنٹی کتنی محبت کرتی ہیں آپ مجھ سے، سچ تو یہ ہے کہ مجھے آج ہی پتا چلا اس سب کے بارے میں، آپی مجھے بھی دھوکہ دیتی رہی ہیں، آاااہ اس نے پیٹ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

کیا ہوا ہے؟؟؟ ماموں جو خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے آگے بڑھے۔

ک کچھ نہیں۔آپ کو دکھی ہونے کی ضرورت نہیں ہے شکر ہے کہ میں لمبی زندگی

لکھوا کر نہیں آئی ورنہ اس بیوفائی اور ایسی مسیحائی کے بعد میں کیسے زندہ رہ پاتی۔ہادی کو اس کی زخمی نظریں اپنی روح میں پیوست ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔

کیاہوا ہے تمھیں بتاؤ بیٹا تمہارا رنگ بھی پیلا پڑ رہا ہے اور اتنا پسینہ کیوں آ رہا ہے۔ حلیمے آنٹی نے اسے بازو سے تھامنا چاہا مگر اس نے روک دیا۔

مجھے ovarian cancer ہے اور میں دوائیں بھی اپنے گھر سے اٹھا کر استعمال کر رہی تھی میری بہن انجانے میں میری بھی قاتل بن گئیں۔مجھے گھر جانا ہو گا۔وہ آنسو صاف کرتے ہوئے باہر نکلی۔

ہادی نے بھی پولیس کو بلایا تھا اور ضروری کالز کی تھیں اسے خوف تھا کہ اینڈ پہ آکر انھیں ناکامی نہ دیکھنی پڑ ی جائے۔

***

وہ ٹیکسی پکڑ کر گھر پہنچی تھی اور سیدھا فرح کے کمرے میں آئی تھی جو قالین پر بیٹھی تھی مگر سر بیڈ پہ رکھا تھا۔

فرح آپی باہر آئیں۔وہ زور سے چلائی۔

کیا ہوا؟؟ وہ باہر آئی تھی۔

کتنا معصوم چہرہ ہے ناں آپکا واہ واہ اس نے تالی بجائی مگر قاتل چہرہ ہے اتنے لوگوں کا قتل ہے آپ کے سر۔ آپ کو تو مر ہی جانا چاہیے تھا زندہ کیوں کھڑی ہیں اتنی معصوم جانیں لینے کے بعد ارے نہیں مجھے مر جانا چاہیے۔ اسے ابکائی آئی تھی۔ منہ پر اس نے ہاتھ رکھا تھا جب ہٹایا تو خون سے رنگا تھا۔

کیا کہہ رہی ہو تم اور کیا ہوا ہے تمھیں؟؟؟ وہ اس کے پاس آنا چاہتی تھی۔

دور رہیں مجھے کراہت آتی ہے قاتل ہیں آپ۔ اور دیکھ رہی ہیں یہ مجھے میری حالت ارے یہ تو آپ کا کیا میں بھگت رہی ہوں میرے ذریعے آپ سے حساب لیا جا رہا ہے۔ ovarian cancer ہے مجھے اور میں نے جو دوائی اس گھر آئے سٹاک سے اٹھائی تھی دوست کا کہہ کر وہ اپنے لیے تھی آپ کو نہیں بتایا تاکہ دکھ نہ ہو آپ کو۔ اسے بہت زور کی الٹی آئی تھی اور وہ بھی خون کی۔ وہ کمرے کی طرف دوڑی تھی مگر وہیں فرش پر گر گئی تھی۔

منال نہیں تمھیں کچھ نہیں ہو سکتا تم میری جان ہو۔ وہ دوڑی اور ایمبولینس کو بلانے کے لیے کال کی مگر وہ جب ٹیلی فون اسٹینڈ پر پہنچی اسے باہر سے پولیس سائرن کی

آوازیں سنائی دینے لگیں وہ بھاگ کر کمرے میں آئی تھی مگر پولیس گھر میں داخل ہو چکی تھی اور منال آخری سانسیں لے رہی تھی۔وہ منال کا سر اپنی گود میں رکھنا چاہتی تھی مگر کسی نے اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔پولیس کانسٹیبل نے اسے پکڑا تھا جبکہ ہادی دوڑ کر منال کے پاس بیٹھا اور اس کا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔

منال مجھے معاف کر دو اور مجھے چھوڑ کر مت جانا میں تمھیں کھو نہیں سکتا میں تمھیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔وہ دیوانہ وار اسے تک رہا تھا۔وہ اپنی محبت اس سے چھپا نہیں سکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی میں جانتی ہوں تم محبت کرتے ہو مجھ سے میں نے محسوس کیا ہے مگر میں تمہارے منہ سے سننا چاہتی تھی۔میں اب شاید۔۔۔۔۔۔۔بب بچ۔۔۔۔وہ ایک بار پھر الٹی کر رہی تھی۔

سر ایمبولینس آ گئی ہے۔کسی نے کہا تھا۔

وہ اسے اٹھا کے بھاگا تھا مگر وہ ایمبولینس میں پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ گئی تھی۔

منااااال! وہ وہیں گھٹنوں کے بل بیٹھ کر چلایا تھا اور منال ابھی تک اس کی بانہوں میں

تھی۔

حوصلہ کرو یار۔ماموں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

فرح کے ہاتھوں میں ہاتھ کڑی لگی تھی وہ اپنے اندر اتنی ہمت نہیں رکھتی تھی کہ اس کے سرہانے بیٹھ سکے وہ وہیں گھٹنوں کے بل گری تھی۔

***

اتنے جرائم کرنے کے بعد فرح کو سزائے موت ملی تھی اور اس کے ساتھ جو لوگ ملوث تھے انھیں بھی سخت سزائیں ملی تھیں۔ہادی اپنے دل میں منال کی محبت سجائے ایک بار پھر اپنے ملک میں گندے عناصر کو صاف کرنے کے لیے تیار ہو گیا تھا۔

***

ہمارے معاشرے میں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں کچھ برے اور کچھ اچھے۔مگر پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔اس کا ہرگز مطلب نہیں اگر ہمیں کوئی فرض عطا کیا گیا ہے تو اسے ایمانداری سے انجام دیں نہ کہ ایسی کوتاہیاں کریں کہ ہمارا ضمیر ہی مر جائے۔

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews